الله

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا
وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا

بشیر کہیئے، نذیر کہیئے انہیں سراج منیر کہیئے
جو سر بسر ہے کلام ربی! وہ میرے آقا کی زندگی ہے

پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی

3649/1

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

Marfat.com

يٰـاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا
وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا
(الاحزاب پارہ 22)

بشیر کہیئے ، نذیر کہیئے   انہیں سراج منیر کہیئے
جو سربسر ہے کلام ربی !   وہ میرے آقا کی زندگی ہے

364/1

پیارے نبی ﷺ
کی پیاری زندگی

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حقوق اشاعت محفوظ بحق مصنف

زیر ظل عنایت : حضرت الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی دامت برکاتہم، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی علیہ الرحمہ، شرقپور شریف

نام کتاب : "پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی"

مصنف : ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

نشان منزل : محمد منشا تابش قصوری چشتی سیالوی ، مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

نظر ثانی : پروفیسر ڈاکٹر محمد ظفر اقبال صاحب (ستارہ امتیاز، تغمہ امتیاز)

نظر ثانی : پروفیسر ڈاکٹر محمد احسان ملک

نظر ثانی : پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب

نظر ثانی : پروفیسر ڈاکٹر دوست محمد شاکر

نظر ثانی : پروفیسر شبیر احمد

پروف ریڈنگ : صوفی اللہ رکھا شرقپوری نقشبندی مجددی، ریاض محمود صاحب، محمد جاوید اقبال صاحب، ارشد محمود صاحب، محمد تنویر اختر صاحب

باراول : ربیع الثانی 1424ھ/جون 2003ء

تعداد : 1000

صفحات : 152

ہدیہ : 70 روپے

پریس : اقرار خاں پرنٹرز، بند روڈ، لاہور

بک بائینڈر : محمد اصغر، مکان نمبر 11، محمدیہ سٹریٹ نمبر 20، ملک پارک، لاہور

ملنے کا پتہ : دفتر ماہنامہ نور اسلام، کاشانہ شیر ربانی، 5۔اجمیری سٹریٹ، ہجویری محلہ، نزد داتا گنج بخش، لاہور۔فون لاہور 7225144 , 042-7313356

شرقپور شریف: 591214 , 0498-591054

86877

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

3649/1

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
1	اظہار تشکر	9
2	انتساب جمیل	10
3	نشان منزل	11
4	تعارف	16
5	پیش لفظ	19
6	عرض حال	21
7	محسن و مشفق جناب سید ابرار حسین شاہ صاحب	25
8	حمد باری تعالیٰ	28
9	نعت مصطفےٰ ﷺ	29
10	پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی	30
11	ولادت باسعادت	35
12	بچپن	36
13	قرآن مجید پڑھنا	36
14	حیاء	37
15	گھوڑا رکھنا	39
16	گھوڑا دوڑانا	39
17	خلوت	40
18	حلیہ مبارک	41
19	مہر نبوت	42
20	سر کے بال	42
21	داڑھی مبارک	42
22	کنگھی کرنا	43
23	چال	44
24	لباس	44
25	لباس پہننے کا طریقہ	46
26	ریشم سے گریز	46
27	لباس میں مشابہت کرنے پر لعنت	46
28	انگریزی وضع قطع سے نفرت	47
29	انگوٹھی مبارک	47
30	نعلین مبارک	48
31	جوتا پہننے کا طریقہ	48
32	صفائی پسندی	48
33	تفریحات	50

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
34	سلام کرنے میں پہل کرنا	51
35	بچوں اور عورتوں کو سلام کرنا	51
36	اٹھ کر استقبال اور معانقہ کرنا	51
37	کھانا کھانے کے آداب	52
38	ہلکا پھلکا ناشتہ	54
39	پسندیدہ کھانے اور پھل	54
40	پسندیدہ مشروبات	55
41	کھانے میں برکت	56
42	پڑوسیوں کے لیے شوربا بنانا	57
43	دعوت قبول کرنا	57
44	کھانا کھانے کے بعد کلی کرنا	57
45	کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا	58
46	مٹی کا پیالہ	59
47	مسواک	59
48	وضو	60
49	نماز تہجد	60
50	نماز فجر	61
521	نماز اشراق	61
52	نماز چاشت	62
53	اول وقت میں نماز ظہر پڑھنا	63
54	نماز ظہر کا ٹھنڈا کرنا	63
55	اول وقت میں نماز عصر پڑھنا	63
56	نماز مغرب	64
57	نماز اوابین	64
58	نماز عشاء کا وقت	64
59	عشاء کی نماز	65
60	صلوٰۃ اللیل	65
61	صلوٰۃ التسبیح	66
62	دعا عبادت کا مغز	67
63	دعا کی قبولیت کا وقت	67
64	اذان کی اہمیت	68
65	انگوٹھے چومنا	68
66	اذان اور اقامت کے درمیان نماز پڑھنا	69
67	نماز	69
68	نماز کے بعد درود شریف پڑھنا	70
69	ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا	70
70	نماز کے بعد مصافحہ کرنا	70
71	اذان کے لیے قرعہ ڈالنا	71
72	اذان کی دعا	71
73	سنتوں کی اہمیت	72

Marfat.com

نمبرشمار	مضمون	صفحہ
74	امام کا امامت سے پہلے سنتیں ادا کرنا	73
75	دوسری جماعت	74
76	نیت توڑ کر جماعت میں شریک ہونا	75
77	درود شریف پڑھنا	76
78	نماز کی صف بندی	76
79	صبح و عصر کی نماز کے بعد ذکر الٰہی	77
80	نماز میں جمائی نہ لی جائے	78
81	نماز میں رونا	78
82	تین وقتوں میں نماز نہ پڑھنا	79
83	رفع حاجت سے فارغ ہو کر نماز پڑھنا	79
84	نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ	79
85	نماز باجماعت کی اہمیت	80
86	فرض نمازوں کے بعد ذکر کرنا	80
87	جب درمیانی قعدہ رہ جائے	81
88	قیلولہ	81
89	بروز جمعہ شریعت پر عمل کرنا	81
90	نماز جمعہ سے پہلے چار رکعت	82
91	نماز جمعہ	82
92	ظہر اور نماز جمعہ دونوں ادا کرنا	82
93	جمعہ اور پیر کا روزہ	83
94	غسل بروز جمعہ	84
95	جمعہ کے دن اچھے کپڑے پہننا	84
96	جمعہ کے لیے خوشبو لگانا	84
97	نماز جمعہ کا وقت	85
98	جمعہ کے روز دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے	85
99	خطبہ کے دوران دو زانو بیٹھنا	85
100	خطبہ غور سے سننا	85
101	کوئی آدمی دوسرے کی جگہ نہ بیٹھے	86
102	خطبہ کے دوران خاموش رہنا	86
103	عصا پر خطبہ دینا	86
104	کھڑے ہو کر خطبہ دینا	87
105	جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں	87

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
106	نماز عصر ترک کرنے سے اعمال کا ضائع ہونا	87
107	نماز فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنا منع ہے	88
108	نماز مغرب کے بعد دعا مانگنا	88
109	نفلی روزے رکھنا	89
1110	نفلی روزے کا ثواب	89
111	حضور ﷺ کی نجی زندگی	89
112	ازواج مطہرات سے بات چیت	91
113	حضور ﷺ کے گھر کا ماحول	92
114	گھر اور ساز و سامان	93
115	شادی	95
116	عورتوں کو مہندی لگانے کا حکم	96
117	عورت کا پردہ	96
118	ولیمہ	97
119	جس جان کا دنیا میں آنا لکھ دیا گیا ہے	97
120	ازواج مطہرات سے محبت	98
121	عورتوں کو تبلیغ کرنا	99
122	بچوں سے محبت	99
123	سونے سے پہلے عمل	100
124	سونے کا طریقہ	100
125	بچھونا	101
126	رات کو سونے سے پہلے آگ بجھانا	101
127	آنکھوں میں سرمہ لگانا	102
128	رات کو جاگنے کے بعد عمل	102
129	مسجد بنانا	102
130	گھر اور مسجد میں نماز	103
131	مسجد میں آنا	103
132	مسجد میں دوڑنا منع	104
133	بدبودار اشیاء سے کراہت	104
134	مردے کو بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دینا	104
135	جنازے میں شرکت کرنا	105
136	جنازے کے لیے کھڑا ہونا	105
137	قبر پر سبز ٹہنی گاڑنا	106
138	تبسم	106
139	گفتگو	107

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
140	مزاح	107
141	آپ ﷺ کی چند دعائیں	109
142	آداب مجلس	114
143	ذرا ذرا سی نیکی	115
144	ہاتھ، پیشانی اور پہلو چومنا	115
145	بیت الخلاء جانا	116
146	خودکاری کا شوق	116
147	مہمان نوازی	117
148	ذریعہ معاش	117
149	خادموں سے حسن سلوک	117
150	جانوروں سے حسن سلوک	118
151	تنخواہ لینا	120
152	برائی سے بچنے اور بھلائی کرنے کی تلقین	120
153	صلح اور انصاف پسندی	120
154	اشاعت دین	121
155	معمولات سفر	121
156	خوش معاملگی	121
157	معاشرتی تعلقات	122
158	سجدہ تعظیمی حرام ہے	122
159	تیمارداری	124
160	سادگی	124
161	انکساری	125
162	محفل ذکر	126
163	خدا کے لیے آپس میں محبت کرنا	127
164	زیارت قبور	128
165	والدین کی وفات کے بعد ان کے لیے استغفار کرنا	128
166	ماں باپ کی طرف دیکھنا حج کا ثواب	129
167	ایصال ثواب	130
168	برائی سے روکنا	131
169	مسلمان کے لیے شہادت کی فضیلت	131
170	بیماری کا علاج	132
171	نظر برحق ہے	133
172	کلونجی	133
173	دوا کی فضیلت	133
174	تعویز لکھنا	133

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
175	حضور ﷺ کا دم کرنا	134
176	حیات انبیاء کرام اور اولیاء عظام	135
177	سماع بعد اموات	135
178	زیارت روضہ انور	135
179	توسل اور استعانت	136
180	شفاعت مصطفےٰ ﷺ	136
181	محفل میلاد ﷺ	137
182	عرس	137
183	مزارات پر گنبد اور عمارت بنانا	138
184	دنیا مردار کی مثال	138
185	سود کا حکم	139
186	سود کا گناہ	139

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
187	سود خور کی سزا :	139
188	حضور ﷺ کی چند وصیتیں	140
189	دنیا کی حقیقت	141
190	مرض الوفات	141
191	آخری وصیت	142
192	وصال شریف	143
193	مآخذ	144
194	مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف کی مطبوعات	146
195	اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری ؒ پر لکھی جانے والی کتب	149
196	مصنف کی دوسری کتابیں	150

Marfat.com

اظہار تشکر

ناچیز کی تالیف "پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی" قارئین کی خدمت میں پہنچ چکی ہے۔ خاکسار اس سلسلے میں مندرجہ ذیل حضرات کا شکرگزار ہے جنہوں نے دامے درمے قدمے سخنے معاونت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے نوازے اور دین و دنیا میں کامرانیاں عطا فرمائے، آمین

☆ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی
☆ محمد منشا تابش قصوری چشتی سیالوی
☆ پروفیسر ڈاکٹر محمد احسان ملک
☆ پروفیسر ڈاکٹر محمد ظفر اقبال (ستارہ امتیاز، تمغہ امتیاز)
☆ پروفیسر قاری مشتاق احمد
☆ پروفیسر ڈاکٹر دوست محمد شاکر
☆ پروفیسر شبیر احمد
☆ صوفی اللہ رکھا شرقپوری نقشبندی مجددی
☆ محمد نذیر
☆ محمد تنویر اختر
☆ محمد اویس ندیم
☆ ریاض محمود
☆ شکیل احمد
☆ محمد جاوید اقبال
☆ ارشد محمود
☆ سید ابرار حسین شاہ، مکان نمبر 250 ، سی بلاک، سبزہ زار سکیم، ملتان روڈ، لاہور

والسلام ۔ احقر ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب جمیل

پیر طریقت رہبر شریعت فخر المشائخ صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) کے نام جن کی نظر فیض بار نے بندہ کو تحریر کے میدان میں متعارف کرایا

گر قبول افتد زہے عزوشرف

الحمد للہ رب العالمین

احقر ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نشانِ منزل

محمد منشاء تابش قصوری چشتی سیالوی
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

نحمده و نصلی و نسلم علی رسول الکریم
بسم الله الرحمن الرحیم

اچھی، عمدہ اور بہترین زندگی اسی ذات اقدس کی ہوگی جسے ہر وصف میں کمال حاصل ہوگا اور اس بات کا فیصلہ کرنا کہ کونسی وہ ہستی ہے جسے خالق نے اپنی تمام مخلوق میں افضل و اعلیٰ، اشرف و اکرم بنایا ہے یہ ہمارے بس کا معاملہ نہیں، بلکہ یہ خالق اکبر کا اپنا فیصلہ اور اعلان ہے" **لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة**" بیشک ضرور تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی حیات مقدسہ ہی بہترین نمونہ ہے۔

لہٰذا ہر شعبہ ہائے زندگی میں کامیابی و کامرانی کا دارومدار رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی حیات مبارکہ سے استفادہ و استفاضہ پر مبنی ہے۔ آپ ﷺ کی اتباع و پیروی اور اطاعت و فرمانبرداری بہ نفس نفیس

Marfat.com

سرفرازی پر دلالت کرتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم جنھوں نے براہ راست کامیاب زندگی کے اصول وضوابط کا نبی کریم ﷺ سے درس لیا۔ معلم کتاب وحکمت کے فیضان کو نہ صرف سمیٹا بلکہ اسے اس طرح عملی رنگ دیا کہ رہتی دنیا تک اس کی رنگت میں نکھار پیدا ہوتا رہے گا۔

میرے ممدوح ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نقشبندی ڈبل ایم اے نے پیش نظر کتاب **"پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی"** سے مستفیض ہونے کے لیے اسے بڑی محنت اور محبت سے مرتب فرمایا ہے جسے پڑھنے والا یقیناً اپنی حیات مستعار کو مفید ترین بنا سکتا ہے۔ موصوف نے کتاب کو چھوٹے چھوٹے عنوانات میں گلدستہ کی طرح سجایا ہے جس کی مہک میں خوشبوئے نبوت رچی بسی ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف اس سے پہلے بھی متعدد کتابیں تصنیف کر چکے ہیں۔ جنہیں اہل علم ومحبت نے خوب سراہا اور پذیرائی کی سند میسر آئی، جو دراصل شیخ المشائخ حضرت الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری، زیب سجادہ آستانہ عالیہ شیر ربانی وحضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرامت کا کرشمہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا پورا خاندان اس آستانہ عالیہ سے ارادت وعقیدت رکھتا ہے۔ موصوف حضرت میاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے معتمد مرید ہیں، بناء علیہ حضرت میاں صاحب ان کی نہایت حوصلہ افزائی فرماتے رہتے ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ حضرت الحاج میاں جمیل احمد نقشبندی

Marfat.com

مجددی مدظلہ کی مبارک زندگی، سید عالم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مقدسہ کا حسین ترین پرتو ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو اپنے پیرو مرشد میں "**پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی**" کے جو نمونے نظر آئے انہیں کی بناء پر انکے دل میں یہ بات راسخ ہوتی چلی گئی کہ جب ہمارے پیرو مرشد دامت برکاتہم العالیہ کی مبارک زندگی ہمارے لیے مینارہ نور ثابت ہو رہی ہے تو اس ذات اقدس واطہر کے گلشن حیات سے چند پھول کیوں نہ پیش کروں جنہیں اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ نے تمام انسانوں کے لیے بطور مثال تخلیق فرمایا جن کی زیارت حق ہے، من رانی فقد راء الحق:

کائنات حسن میں وہ جلوہ فرما ہو گئے
جن کی صورت حق نما ہے جنکی سیرت کی حق نما (تابش قصوری)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سرکار دو عالم رحمت مجسم ﷺ کی ذات والا برکات سے کیسے والہانہ جذبات رکھتے تھے بطور مثال ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو جنہیں مواخات میں حضرت سعد بن ربیع رض کا بھائی بنایا گیا تو ایک دن حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کہا میں مدینہ منورہ میں اس وقت سب سے زیادہ مالدار ہوں، جو باغ آپ کہیں آپ کے نام کر دیتا ہوں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ آپکے

Marfat.com

مال میں خیر و برکت عطا فرمائے میں اپنا رزق محنت و مشقت سے کمانا چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے رزق مین خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ وہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے زیادہ مالدار اور صاحب ثروت ہو گئے۔ مگر عاجزی انکساری اور راہ خدا میں خرچ کرنے کا یہ عالم تھا کہ ایک بار آپ کے سات سو اونٹوں پر مشتمل تجارتی قافلہ مدینہ منورہ داخل ہوا۔ سب اونٹ ساز و سامان سے لدے ہوئے تھے جب قافلہ مدینہ منورہ کے بازاروں سے گزر رہا تھا تو زمین پر چلنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب یہ منظر دیکھا تو دریافت کرنے پر عرض کیا گیا یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا تجارتی قافلہ ہے۔ اس پر آپؓ بہت خوش ہوئیں اور یوں دعائیں دیں! الٰہی عبدالرحمٰن بن عوف کو جیسے تو نے دنیوی وجاہت و دولت سے نوازا ہے آخرت میں بھی اسے حظ وافر عطا فرمانا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اس مبارک دعا کی بابت معلوم ہوا تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور اظہار تشکر کے طور پر سات سو اونٹوں سمیت اپنا تمام تجارتی ساز و سامان اللہ تعالیٰ کی راہ میں تقسیم کر دیا۔

یہ ایثار و قربانی کی مثالیں، معلم کتاب و حکمت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی منہ بولتی تصاویر ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ جل وعلی مکرم جناب

Marfat.com

ڈاکٹر نذیر احمد نقشبندی زید مجدہ کو قلم کی مزید جولانیاں عطا فرمائے اور ایسے شاہکار قلمی تحائف سے عوام وخواص کو نوازتے رہیں، امین ثم امین۔

بجاوطہ ویس صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

فقط

محمد منشا تابش قصوری خطیب مرید کے

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور (پاکستان)

8۔ربیع الثانی 1424 ہجری

9۔جون 2003ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

زیر نظر کتاب بعنوان "پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی" برادر گرامی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب شرقپوری کی تازہ پیشکش ہے ڈاکٹر صاحب موصوف اس سے قبل مختلف موضوعات پر سات گراں قدر کتابیں تصنیف فرما چکے ہیں اور ان کا مذاق علمی کسی نہ کسی تخلیقی کاوش کے لیے مستعد اور پیہم مصروف عمل رہتا ہے۔ موصوف آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے وابستہ ہیں اور حضرت مخدوم الحاج میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف و بانی تحریک یوم مجدد الف ثانی رح کے منظور نظر خدام طریقت سے ہیں۔ فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی کی ذات فی نفسہ ایک انجمن ہے اور ان سے وابستہ حضرات ان کے عظیم مشن رشد و ہدایت کے مؤثر و مؤقر نقیب ہیں اور ان کی تحریرات میں ان کی تربیت کی نہ صرف گہری چھاپ ہے بلکہ بخوبی نمایاں نظر آتی ہے آستانہ عالیہ شرقپور شریف سنت نبوی ﷺ کے احیاء کا پرزور داعی اور اس کے فروغ کا علمبردار ہے، ڈاکٹر صاحب اسی جذبے سے معمور اور سرشار ہیں اور انہوں نے اس فساد امت کے زمانے میں فروغ و احیاء سنت کے حوالے سے ہی اس کتاب

Marfat.com

میں اس امر کی بھرپور ترجمانی کی ہے اور میں ہرگز کوئی وجہ نہیں پاتا کہ ان کی اس سعی کو کامیاب کوشش قرار نہ دوں اس کتاب میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مقدسہ کے تمام گوشوں کو حدیث مبارکہ اور ٹھوس علمی کتب کے حوالے سے سادہ، سلیس اور عام فہم انداز میں زینت قرطاس بنایا ہے تاکہ قارئین کو نہ صرف سنت نبوی ﷺ سے آگاہی ہو بلکہ ان میں یہ داعیہ بکمال پیدا ہو یا اس کی مؤثر تحریک ہو جو انہیں پابند سنت نبوی ﷺ بنانے میں مددگار اور معاون ہو، کتاب کا مطالعہ جہاں مصنف کی ژرف نگاہی کا تاثر چھوڑتا ہے وہاں ان کے مشن، مطارب اور مقصود تحریر کو بھی بخوبی اجاگر کرتا ہے۔ عصر حاضر میں ایسی کتابوں کی فی الواقعی کمی ہے اور یہ تصنیف اس مطالبے کو پورا کرنے میں ایک خوبصورت اور بابرکت اضافہ ہے جس کی افادیت مسلمہ ہے اللہ کریم ڈاکٹر صاحب کی یہ سعی مقبول ومنظور فرمائے اور انہیں اس ضمن میں پیہم مصروف عمل رکھے اور ان کے قلم سے علمی جواہر پاروں میں مسلسل اضافہ جاری وساری رہے، ان کا جذبہ عشق سلامت رہے جو انہیں وہ مقام دلادے جس کی صورت ان کی ذات میں دکھائی دے رہی ہے، بقول اقبال:

مرد خدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ
عشق ہے اصلِ حیات موت ہے اس پر حرام

آخر میں، میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور

Marfat.com

پیہم حصول مقصود کیلئے سرگرم عمل رکھے اور ان کی صلاحیتوں کو مزید جلا بخشے جو مخلوق خدا کے لیے راہبری کا باعث ہوں۔

پروفیسر قاری مشتاق احمد

سابق صدر شعبہ اسلامیات

گورنمنٹ سائنس کالج ،وحدت روڈ، لاہور

ڈائریکٹر

جامعہ جمیل العلوم نقشبندیہ مجددیہ شیر ربانی،

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی، 21 ایکڑ سکیم

نیومزنگ، سمن آباد، لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات محض اس لیے ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے تمام شعبہ ہائے زندگی میں اپنے اخلاق جلیلہ، شاہکار جمیلہ سے وہ مہک بھر دی جسکی خوشبو کی ازل تا ابد کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔ ممکن ہے صفحہ دھر پہ انمٹ نقوش چھوڑنے والوں کی تعداد نا قابل شمار ہو مگر نقوش ہائے سرکار مدینہ ﷺ کا جواب نہیں۔ قدم قدم پر مینار ہائے نور ہیں جن سے روزمرہ زندگی منور ہوتی ہے اور صراط مستقیم کی وہ کرن پھوٹتی ہے جس پر چل کر نہ صرف دامنوں کو مہکایا جا سکتا ہے بلکہ اس جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھ پاتے ہیں جن کا مقصود و مطلوب والضحیٰ چہرہ اور واللیل زلفیں ہیں۔

نبی پاک ﷺ کی روزمرہ کی زندگی تشنہ لبوں اور عشاق دونوں کے لیے یکساں تاثیر کی حامل ہے۔ آپ کے روزمرہ کے مشغولات دونوں کی اصلاح احوال کیلئے ہیں اور نہ صرف امت مسلمہ خصوصاً بلکہ غیر مسلم بھی ان جواہر ریزوں سے دامنوں کو بھرتے ہیں۔

سرکار مدینہ ﷺ کی ذات شریف مقدس کائنات کی درجہ بندی میں بعد از خدا بزرگ و برتر ہے اور آج کل کیلئے نہیں بلکہ تا قیامت واجب التقلید ہیں جبکہ ان کے سوا کوئی ہستی بھی دائمی تقلید کے قابل نہیں سمجھی گئی مگر وجہ کائنات کی تقلید نہ صرف باعث فخر ہے بلکہ ان کی غلامی میں ہی آزادی

Marfat.com

کا حقیقی تصور مستند ہے۔

صلحاء وعلماء نے بالعموم اختصار پسندی کو روح دانش گردانا ہے۔ ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے بھی **"پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی"** حیات سرور کائنات ﷺ کو عنوانات کے تحت تقسیم کر کے نہایت اختصار سے روشنی ڈالی ہے۔ زبان سادہ عام فہم ہے یوں طالب علم کی پیاس بجھانے کی راہ نکالی ہے۔ طرہ اس پہ یہ ہے کہ نئے تقاضوں کے عین مطابق حوالہ جات دے دیئے ہیں تاکہ اذہان الجھن سے پاک رہیں۔

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے مقدور بھر کاوش سے ہر خاص و عام کے دامنوں کو مہکانے کی کافی محنت کی ہے۔ وہ بڑی حد تک کامیابی سے ہمکنار ہوئے ہیں اور اگر کوئی دامن خوشبو یا مہک کے بغیر رہتا ہے تو بھی مصنف زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے:

پھول کچھ میں نے چنے ہیں ان کے دامن کے لیے

کاوش مصنف قابل ستائش ہے امید ہے وہ مزید جواہر ریزوں سے مستفید فرماتے رہیں گے۔ آئینہ سیرت مقدس پیش نظر رہے تو طالبان راہ حق کو بھٹکنے کا احتمال بھی نہیں رہتا۔ یہی آئینہ مصنف نے پیش کیا ہے کہ ہر خاص و عام بھی اس سے مستفیض ہو سکے۔

احقر

پروفیسر شبیر احمد (ر)
گورنمنٹ کالج، لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض حال

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَّقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ.

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، فرمارہے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی فقہ (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔ بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور ان کے مخالف قیامت تک انہیں نقصان نہیں پہنچاسکیں گے (1)۔

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب العلم، حدیث 71

Marfat.com

راقم الحروف نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، حضور نبی کریم ﷺ کی عطاؤں کا، آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے فیوض و برکات سے اور والدہ مرحومہ مغفورہ کی دعاؤں سے اپنی ساتویں کتاب **"درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی"** مکمل کر کے اپنے پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی خدمت میں بطور ہدیہ عقیدت پیش کی اور آپ کی زیر صدارت تعارفی تقریب 13۔اپریل 2003 بروز اتوار آستانہ عالیہ شرقپوری شریف میں منعقد ہوئی۔ اس کتاب کی تیاری کے دوران مجھے حضور ﷺ کی حیات طیبہ کا مفصل مطالعہ کرنے کا موقع بھی میسر آیا اور آپ ﷺ کی سیرت پاک کے بہت سے اہم گوہر افشاں ہوئے۔ سیرت صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے بارے میں حد درجہ معلومات میں اضافہ ہوا اور یہ بات بھی سامنے آئی کہ بعض امور ایسے بھی ہیں جن کو بظاہر بدعت تصور کیا جاتا ہے مگر وہ سنت نبوی ﷺ کے مخالف نہیں بلکہ موافق ہیں۔

اس کتاب کی تیاری کے دوران میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی پیاری پیاری سنتوں کے متعلق ایک کتاب لکھی جائے۔

میں نے مقدور بھر اپنی استطاعت اور معلومات کے مطابق مسودہ تیار کر کے جناب پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے اس کتاب کا نام **"پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی"** تجویز کیا۔ میں نے ہر اس سوال کا جواب سنت کی روشنی میں ڈھونڈنے کی کوشش کی

86877

~~66387~~

Marfat.com

ہے جو میرے ذہن میں اٹھتے تھے۔اب میں قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کا مجھ جیسا معمولی انسان کیا احاطہ کر سکتا ہے جس کی تعریف خود خالق کائنات کرتا ہے۔

چنانچہ یہ بات پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں سوالیہ نشان نہیں چھوڑا۔ جتنے سوالات انسانوں کے ذہن میں اٹھ سکتے ہیں ان سب کا جواب نبی کریم ﷺ نے دے دیا ہے مگر یہ ہماری کم علمی ہے کہ ہم اپنے سوالات کے جوابات کتب سیرت اور احادیث مبارکہ میں تلاش نہیں کر پاتے۔

قارئین حضرات! آپ سب جانتے ہیں کہ قرآن بھی وہی ہے اور احادیث مبارکہ بھی وہی ہیں جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہوئی ہیں ان میں قیامت تک رد و بدل نہیں ہو سکتا۔ جب بھی سیرت طیبہ جیسے نازک موضوع پر قلم اٹھائی جاتی ہے تو ان میں کمی بیشی کا تصور بھی محال ہے۔ان کو من وعن تحریر کرنا پڑتا ہے۔ لکھنے کے انداز مختلف ہوتے ہیں۔سیرت نگاری کا سلسلہ روز اول سے جاری ہے اور روز آخرت تک جاری رہیگا۔سیرت نگار اپنے اپنے مقدر کے مطابق اس کار خیر میں حصہ لیتے رہیں گے۔

قارئین حضرات سے گزارش ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں کوئی غلطی یا کوتاہی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی کر کے اطلاع دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تلافی کی جا سکے۔

Marfat.com

یہ میرے پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی کی نگاہ کرم ہے کہ آج میں تحریر کے میدان میں مقدور بھر مصروف عمل ہوں۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلامی شمس تبریزی نہ شد

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری کوتاہیوں کو معاف فرمائے اور مجھ ناچیز کی یہ سعی اپنی بارگاہ میں مقبول و منظور فرمائے، آمین! ثم آمین!

احقر

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com

محسن و مشفق

جناب سید ابرار حسین شاہ صاحب

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حسد جائز نہیں مگر دو باتوں میں ''جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی تو اس کے مطابق فیصلے کرے اور اس کی تعلیم دے''(1)۔

ابرار حسین شاہ میرے دیرینہ دوست اور ہمدم ہیں۔ ان کا تعلق عالی نسب سادات سے ہے اور دین اسلام سے محبت اور تبلیغ دین کیلئے مستعدی ان کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ سخاوت کا وصف ان کو وراثت میں ملا ہے۔ حدیث نبوی ﷺ کے عین مطابق کہ اللہ کی راہ میں جتنا مال خرچ کیا جائے اتنا ہی بڑھتا ہے، اس لیے وہ اپنی محنت شاقہ کی کمائی سے غریبوں، ناداروں، بیکسوں اور رفاہی اداروں کی مقدور بھر سے بڑھ کر خدمت کرتے رہتے ہیں۔

راقم الحروف کو اپنی کتب کی اشاعت کے سلسلے میں ہمیشہ ان کی مالی معاونت حاصل رہی ہے۔ یہ بات میں صدق دل سے کہتا ہوں اگر وہ

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الزکوۃ، حدیث 1319

Marfat.com

میری مالی معاونت نہ کرتے تو شاید میں اشاعت کا بارگراں کبھی نہ اٹھا پاتا اوراس سلسلے میں غبارراہ بنا رہتا۔

میری کتب ''**انوارشیر ربانی**ؒ'' اور ''**درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی**ؒ'' کے تمام مالی اخراجات جناب شاہ صاحب نے اپنی جیب سے ادا کیے اور اب زیر نظر کتاب ''**پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی**'' کے تمام اخراجات طباعت اٹھانے کا ذمہ اٹھایا ہے، اس سے ان کی دینی علوم اور اسلام کے ساتھ گہری وابستگی کا پتہ چلتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انہوں نے خاندان سادات کی روایات سخاوت کوخوب نبھایا ہے۔

ان کے خاندان کا مختصر تعارف یہ ہے۔ آبائی گاؤں پنڈ دادن خان ڈیری سیداں ضلع جہلم کے خاندان سادات سے ہے۔ بہادری طرہ امتیاز رہی ہے، خاندان کی اکثریت فوج میں ملازمت کرتی رہی۔ انکے نانا جان نے دوسری جنگ عظیم میں برما کے محاذ پر داد شجاعت دی اور آخری دم تک پاکستان آرمی اٹک اٹلری رجمنٹ سے وابستہ رہے۔ خاندانی طور پر ان کے قبلہ والد صاحب سید نثار حسین شاہ کا تعلق بھی ڈیفنس سے رہا ہے۔ فوجی قواعد کے مطابق کبھی ایک جگہ سکونت مستقل نہیں رہی۔ بار ہا جگہ جگہ ٹرانسفر ہوتی رہی۔

ابتدائی تعلیم لاہور شہر اندرون دہلی گیٹ سے حاصل کی۔ میٹرک مسلم ہائی سکول رام گلی برانڈرتھ روڈ لاہور سے پاس کیا۔ پاکستان آرمی کا امتحان (ISSB) پاس کرنے کے باوجود گھریلو مجبوریوں کی بنا پر کمیشن حاصل نہیں

Marfat.com

کیا۔ لاہور بورڈ سے ایف اے کا امتحان بھی بطور پرائیویٹ امیدوار پاس کیا۔ بی اے اور ایم اے کا امتحان بطور پرائیویٹ امیدوار جامعہ پنجاب، لاہور سے پاس کیا۔ حال مقیم مکان نمبر 250، سی بلاک، سبزہ زار سکیم، ملتان روڈ، لاہور۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے سید ابرار حسین شاہ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا کرے، آمین! ثم آمین!

احقر

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حمد باری تعالیٰ

بنائے اپنی حکمت سے زمین و آسمان تو نے
دکھائے اپنی قدرت کے ہمیں کیا کیا نشاں تو نے
نہیں موقوف خلاقی تری اس ایک دنیا پر
کیے ہیں ایسے ایسے سینکڑوں پیدا جہاں تو نے
دلوں کو معرفت کے نور سے تو نے کیا روشن
دکھایا بے نشاں ہو کر ہمیں اپنا نشاں تو نے
محمد مصطفٰے کی رحمۃ اللعالمینی سے
بڑھائی یارب اپنے لطف اور احساں کی شاں تو نے
دیا اپنے کرم سے ریزہ مور ناتواں کو بھی
لگائے گر سلیماں کے لیے نعمت کے خواں تو نے
مئے لا تقنطوا کے نشے میں سرشار رہتا ہوں
سیہ مستوں کو بخشی ہے حیات جاوداں تو نے

Marfat.com

نعت محمد مصطفےٰ ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا !
نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عطا کیا مجھ کو درد الفت
کہاں تھی یہ پر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل
حضور کی بندہ پروری ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
تجلیوں کے کفیل تم ہو !
مراد قلب خلیل تم ہو !
خدا کی روشن دلیل ہو تم
یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے
بشیر کہیئے ، نذیر کہیئے
انہیں سراج منیر کہیئے
جو سر بسر ہے کلام ربی !
وہ میرے آقا کی زندگی ہے
شعور و فکر و عمل کے دعویٰ
حد تعین سے بڑھ نہ پائیں !
نہ چھو سکے ان بلندیوں کو
جہاں مقام محمدی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عمل کے میرے اساس کیا ہے
بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس ان کی نسبت
میرا تو اک آسرا یہی ہے
کسی کو حالات کیوں بتائیں
کسی کو راز داں کیوں بنائیں
تم ہی سے مانگیں تم ہی دو گے
تمہارے ہی در سے لو لگی ہے

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی

اسلام کا پہلا سرچشمہ قرآن مجید ہے جو اللہ کی کتاب ہے اور قرآن ہی کی صراحت و ہدایت کے بموجب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و اتباع بھی ہر مسلمان پر واجب ہے اور اس کے بغیر احکام الٰہی کا سمجھنا ممکن نہیں۔ حدیث احکام شرع کو سمجھنے کا ذریعہ ہے اور رسول کریم ﷺ کی زندگی ہمارے لیے اعلیٰ نمونہ ہے۔

قرآن مجید میں بار بار رسول کریم ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری اور اتباع و پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی تو بیشک اس نے اللہ کی اطاعت کی“[1]۔

”بیشک رسول اللہ ﷺ تمہارے لیے دائمی نمونہ عمل ہیں“[2]۔ رسول اکرم ﷺ کا حکم حقیقتاً اللہ ہی کا حکم ہے۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں (اقبالؒ)

1۔ پارہ 5 رکوع 8

2۔ پارہ 21 رکوع 19

Marfat.com

لفظ سنت کا اطلاق ہر اس قول و فعل اور تقریر پر ہوتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہو۔ آپ ﷺ سے منقول ہو کر ہم تک پہنچا ہو اس معنی کی رو سے سنت ''لفظ حدیث'' کے مترادف ہے لیکن سنت کا ایک دوسرا مفہوم بھی ہے اور وہ یہ کہ حضور ﷺ کی وہ روش اور عملی طریقہ جس پر عہد نبوی ﷺ سے مسلسل عمل جاری ہے سنت کے اعتبار سے ایسا ممکن ہے کہ خاص حالات کے تحت خاص مدت کے لیے کسی حکم پر عمل ہوتا رہا ہو لیکن حالات کے دور ہو جانے پر وہ حکم منسوخ ہو چکا ہو۔

امت محمدیہ کے لیے طریق سنت اختیار کرنا لازمی ہے کوئی عمل اس وقت تک مقبول نہیں ہوتا جب تک کہ وہ سنت کے تابع نہ ہو۔ سنت پر عمل کرنے والا فیضان نبوت سے سرشار ہوتا ہے۔ کسی شخص کو فیضان نبوت ہی درجات تقرب سے نوازتا ہے اور فیضان نبوت سے ہی کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ بن سکتا ہے لیکن اگر وہ تارک سنت ہو تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ نہیں بن سکتا۔ قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ سنت رسول اللہ ﷺ کو اختیار کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اے میرے محبوب ان لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت چاہتے ہو تو میری تابع داری کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا'' اور پھر ارشاد فرمایا ''رسول اللہ ﷺ تمہارے لیے بہترین نمونہ ہیں اور اس نمونہ کے مطابق ڈھل جاؤ۔ جو رسول اللہ ﷺ تمہیں دیں مضبوطی سے پکڑ لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ'' (1)۔ اس سے سنت کی اہمیت ہر مسلمان پر

1۔ پارہ 28 رکوع 4

Marfat.com

ظاہر ہوتی ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ[1] ترجمہ: نبی ﷺ مومنوں کے ساتھ خود ان کے نفسوں سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔

یعنی مومنوں کا جو تعلق ایک دوسرے کے ساتھ ہے ان سب سے زیادہ نبی کریم ﷺ کا مومنوں سے تعلق ہے۔اسی تعلق کی وجہ سے نبی ﷺ کا حکم مومنوں پر نافذ ہے اور پیغمبر کی اطاعت سب پر واجب ہے، ماں باپ کا حکم بھی اگر نبی ﷺ کے حکم کے خلاف ہو تو اس کی مخالفت بھی لازم ہے۔ پس پیغمبر کو ہی جہاد پر بھیجنے اور راہ خدا میں جان قربان کرنے کا حکم دینے کا حق حاصل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ جب نبی ﷺ کسی کو کسی کام کی دعوت دیں اور اس کا نفس کسی دوسری بات کا خواہشمند ہو تو نفس کی اطاعت سے نبی ﷺ کی اطاعت اولیٰ ہے کیونکہ نبی ﷺ تمام مسلمانوں کے مصالح اور مفاسد سے بوحی الٰہی خوب واقف ہیں نبی ﷺ مومنوں کے لیے اسی بات کو پسند کرتے اور اسی کام کا حکم دیتے ہیں جس میں مومنوں کی بہبود اور کامیابی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ[2]۔

1۔ پارہ 21: الآحزاب، آیت 6

2۔ پارہ 11، سورہ توبہ، آیت 128

Marfat.com

انسان کا نفس ہمیشہ بدی کا حکم دیتا ہے سوائے اس کے جس پر اللہ کا کرم ہو۔ انسان کا نفس بڑا ناحق کوش اور بہت ہی نادان ہے اس لیے ضروری ہے کہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی محبت اپنے نفسوں سے بھی زیادہ ہو اور اللہ کے رسول ﷺ کا حکم نفس کے حکم پر غالب ہو اور رسول خدا ﷺ کی مومنوں پر شفقت اتنی ہو کہ خود ان کے اپنے نفوس پر نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ میں اس کی نظر میں اس کے ماں، باپ، اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (1)۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَبِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰه وَرَسُوْلُهٗ أَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا الَّا لَايُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰه وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ (2)

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول ﷺ نے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ پائی جائیں اس کو ایمان کا مزا اور لطف حاصل ہوگا (1) وہ شخص جو خدا اور رسول ﷺ کو سب سے زیادہ عزیز و محبوب رکھتا ہو (2) وہ شخص جو بندے سے صرف خدا کی خوشنودی و رضامندی کے لیے

1۔ تفسیر مظہری اردو، جلد نہم، ص 295

2۔ متفق علیہ

Marfat.com

محبت کرے (3) وہ شخص جس کو خدا نے کفر کی تاریکی سے نکال کر اسلام کی نورانیت عطا فرمائی ہو اور وہ پھر کفر کی طرف واپس جانا ایسا ہی برا جانتا ہو کہ اس امر کو برا سمجھتا ہے کہ اس کو آگ کے اندر ڈال دیا جائے (1)

اگر کوئی بندہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے مگر نبی کریم ﷺ سے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبت نہیں کرتا تو پھر وہ قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے:

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

حضور ﷺ کی محبت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنتوں پر عمل کیا جائے ۔حضور ﷺ کی سنت ہی دین ہے۔ قرآن اور حدیث کتابی شکل کی صورت میں ہمارے پاس دین اسلام ہے اور حضور ﷺ کی سنت ہمارے پاس عملی شکل کی صورت میں دین اسلام ہے جب تک کوئی مسلمان سنت رسول ﷺ پر عمل نہیں کرتا اور وہ اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کا دعویٰ جھوٹا ہے ۔ اس لیئے ہمیں شریعت مطاہرہ پر پوری طرح عمل کرنا چاہیے تا کہ ہم دنیا و آخرت کی نعمتیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے حاصل کر سکیں۔

1۔ مشکوۃ مترجم اردو: جلد اول، کتاب الایمان، ص20

Marfat.com

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن، وہی فرقان، وہی یسٰین ،وہی طٰہٰ (اقبالؒ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کی میں نے نماز ، روزہ اور صدقہ کی کثرت کے ذریعے تو کوئی تیاری نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو(1)۔

ولادت باسعادت:

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے دن بعد از صبح صادق و قبل از طلوع آفتاب 12 ربیع الاول سنہ عام الفیل بمطابق 571 عیسوی کو مکہ مکرمہ میں ہوئی(2)۔

آپ ﷺ ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے کہ والد ماجد کا انتقال ہو گیا چھ برس کے ہوئے تو مہربان والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا۔ آٹھ برس کے ہوئے تو مہربان دادا کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کی پرورش آپ ﷺ کے چچا ابو طالب اور چچی فاطمہ بنت اسد نے کی(3)۔

1۔ صحیح بخاری مترجم، جلد سوم، کتاب الادب، حدیث 1103

2۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، جلد 19، ص 12

3۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور جلد 19، ص 21-22

Marfat.com

بچپن:

سنت ابراہیمی کے مطابق عربوں، بالخصوص قریش مکہ میں عقیقہ کرنے کا رواج تھا۔ چنانچہ جناب عبدالمطلب نے ساتویں دن اپنے لاڈلے پوتے کا عقیقہ کیا اس موقع پر جانور ذبح کر کے قریش کو کھانے کی دعوت بھی دی گئی۔ کھانے کے بعد قریش نے پوچھا: اے عبدالمطلب ! آپ نے اپنے جس بیٹے کے لیے ہماری ضیافت کی ہے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے ان کا نام "محمد" رکھا ہے (1)۔

حضور ﷺ اپنی قوم کی کسی مشرکانہ تقریب میں کبھی شامل نہ ہوئے۔ آپ ﷺ کا بچپن، لڑکپن اور جوانی نہایت پاکبازی اور راست بازی میں گزری۔ بدگوئی، فحش بیانی، غیر مہذب اور آوارہ عادتوں سے بھی دور تھے۔ آپ ﷺ نے نہ تو کبھی میلے ٹھیلے میں شرکت کی اور نہ لہو ولہب میں شامل ہوئے (2)۔

قرآن مجید پڑھنا:

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔ سعد بن عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمٰی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت سے حجاج کے عہد گورنری تک قرآن مجید

1۔ سیرت خیرالانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور ص69

2۔ سیرت خیرالانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص84-85

Marfat.com

پڑھایا۔ انہوں نے (ابوعبدالرحمٰن) سے فرمایا کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ (قرآن مجید پڑھانے کے لیے) بٹھار کھا ہے[1]۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن مجید خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے[2]۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ میں حضور ﷺ کو پڑھ کر سناؤں جبکہ قرآن مجید تو آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ فرمایا کہ میری یہ خواہش ہے کہ دوسرے کی زبانی سنوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حسب حکم میں نے سورۃ النساء پڑھی یہاں تک کہ جب اس آیت پر پہنچا، "تو کیسی بات ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ ونگہبان بنا کر لائیں" (آیت 41) ارشاد فرمایا! اب منہ بند کرلو یا فرمایا رک جاؤ، پس میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی چشمان مبارک سے آنسو رواں تھے[3]۔

حیاء:

حضور ﷺ بچپن ہی سے شرم وحیاء کا پیکر تھے۔ آپ ﷺ کے حیاء کے

1۔ بخاری شریف، جلد سوم، کتاب التفسیر، حدیث 19

2۔ بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب التفسیر، حدیث 20

3۔ بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب التفسیر، حدیث 48

Marfat.com

متعلق حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ دوشیزہ لڑکی سے بھی زیادہ حیاء دار تھے (بخاری) آپ ﷺ حیاء کو ایمان کا شعبہ قرار دیتے تھے (بخاری) آپ ﷺ کے نزدیک حیاء ہی انسان کا اصل سرمایہ ہے اگر وہ نہ رہے تو انسان جو چاہے کرے (مشکوٰۃ) فرط حیاء کی وجہ سے آپ ﷺ نے کبھی اپنی ازواج مطہرات کے سامنے بھی برہنگی اختیار نہیں کی اور نہ ہی پسند فرمائی (کتاب الادب)۔ عموماً مردے کو غسل دیتے وقت اسی قسم کی بے احتیاطی ہو جاتی ہے مگر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس کی آنکھیں پھوڑ دے جو میرا ستر دیکھے۔ اسی لئے آپ ﷺ کو کپڑوں سمیت ہی غسل دیا گیا[1]۔

حضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں گھروں کے اندر بیت الخلاء نہیں تھے اور حضور ﷺ رفع حاجت کے لیے جنگل میں جاتے اور آپ ﷺ حیاء کی وجہ سے رفع حاجت کے لیے اتنی دور جاتے تھے کہ کوئی شخص آپ ﷺ کو رفع حاجت کرتے ہوئے نہ دیکھ سکے اور آپ ﷺ رفع حاجت کے لیے بیٹھتے ہوئے زمین کے بالکل قریب جا کر مقام سترِ سے کپڑا کھولتے تھے۔ گھر میں غسل کرتے تھے تو کپڑے کا پردہ تانا جاتا[2]۔

حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر انصار کے ایک فرد کے پاس

1۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 84'119 -120

2۔ محسن انسانیت ﷺ : نعیم صدیقی، ص 115

Marfat.com

سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانے دو کیونکہ حیاء تو ایمان کا ایک حصہ ہے (1)۔

گھوڑا رکھنا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عورت کے بعد رسول اللہ ﷺ کو گھوڑے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی (2)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے (3)۔

حضرت عمر ابن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نہیں چھوڑا رسول اللہ ﷺ نے نہ دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی مگر ایک سفید خچر جس پر سوار ہوا کرتے تھے ہتھیار اور زین لگا دی تھی اللہ کی راہ میں۔ مصنف فرماتے ہیں دوسری بار میرے استاد قتیبہ نے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے ان چیزوں کو صدقہ کر دیا تھا (4)۔

گھوڑا دوڑانا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چھریرے بدن کے گھوڑے کو مقام مغیار سے ثنیۃ الوداع تک

1۔ بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الایمان، ص 114-115

2۔ سنن نسائی مترجم، جلد دوم، کتاب الخیل: حدیث 3597

3۔ سنن نسائی مترجم: جلد دوم: کتاب الخیل، حدیث: 3604

4۔ سنن نسائی مترجم، جلد دوم، کتاب الاحباس، حدیث 3627

Marfat.com

دوڑایا۔ ان دونوں مقامات کے درمیان چھ میل کا فاصلہ ہے اور جن گھوڑوں کا بدن چھریرا نہیں تھا ان کو ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک (دوڑایا) اوران دونوں مقامات کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے۔ میں بھی گھوڑا دوڑانے والوں میں شریک تھا۔ میرا گھوڑا مجھے لے کر ایک دیوار پھلانگ گیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے (1)۔

خلوت:

آنحضرت ﷺ نے یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے ''غارحرا'' میں اعتکاف کیا۔ عمر مبارک کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ آنحضرت ﷺ کے مزاج میں ایک تبدیلی یہ آئی کہ آپ ﷺ خلوت کی تلاش میں رہتے۔ اسی جستجو میں آپ ﷺ غارحرا میں پہنچے (بخاری شریف) جو آپ ﷺ کو دشوار گزار راستے، کعبہ کے سامنے ہونے نیز اس میں کامل تنہائی اور یکسوئی میسر ہونے کی وجہ سے بے حد پسند آئی۔ جب حضور ﷺ یہاں پہلی بار گئے تو کچھ توشہ ساتھ لیا۔ پھر آپ ﷺ کا یہ معمول بن گیا کہ کچھ دنوں کے بعد گھر تشریف لاتے اور ایک آدھ دن قیام کر کے اور مساکین کو بھی حضور ﷺ شریک طعام کر لیا کرتے (2)۔

1۔ ترمذی شریف مترجم

2۔ سیرت خیرالانام ﷺ، شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص93

Marfat.com

حلیہ مبارک:

حضور ﷺ کا جسم مبارک متناسب، جوڑ بند مضبوط، بدن پُر گوشت، کسا ہوا اور رنگ مبارک سرخی مائل سفید تھا۔ آپ ﷺ نہ تو بہت طویل القامت تھے اور نہ چھوٹے قد کے۔ آپ ﷺ کا جسم مبارک درمیانہ تھا۔ آپ ﷺ کا سر مبارک قدرے بھاری، چہرہ مبارک آفتاب کی طرح چمکتا ہوا، بارعب اور روشن تھا۔ پیشانی مبارک کشادہ اور پرنور تھی۔ جس میں سے نور کی ایک کرن پھوٹتی نظر آتی تھی۔ ابرو لمبے، سیاہ اور بیچ میں ذرا سے غیر پیوستہ اور ان کے درمیان ایک رگ کا معمولی سا ابھار تھا۔ آنکھیں سیاہ مگر سرمئی مائل، پتلیاں سیاہ اور آنکھوں کی سفیدی میں ہلکی سی سرخی کی آمیزش تھی۔ پلکیں سیاہ اور دراز تھیں۔ ناک پتلی اور بڑی تھی۔ رخسار مبارک متوازی تھے۔ دہن مبارک کشادہ اور سامنے کے دانتوں میں ذرا سا فاصلہ تھا۔ کان حسین وجمیل تھے۔ شانے گوشت سے بھرے ہوئے اور چوڑے تھے۔ گردن مبارک متوسط لمبی تھی۔ سینہ کشادہ تھا۔ کلائیوں، بازوؤں اور بالائی سینے پر بالوں کی کثرت تھی مگر پیٹ اور سینے کا نچلا حصہ بالوں سے خالی تھا۔ سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک ہلکی اور لمبی لکیر تھی۔ ہتھیلیاں چوڑی اور پر گوشت تھیں کہ مصافحہ کرنے والوں کو اتنی نزاکت اور نفاست کا احساس ہوتا کہ حریر و دیباج کا لمس بھی اس کے سامنے بے معنی تھا۔ کلائیاں اور انگلیاں بھی دراز اور پر گوشت تھیں۔ پیٹ مبارک کسا ہوا اور سینے کے مساوی تھا۔ پنڈلیاں لمبی اور پر گوشت تھیں۔ پاؤں گوشت

Marfat.com

سے بھرے اور مضبوط تھے۔ تلوے درمیان سے خالی تھے۔ آپ ﷺ کے پسینے سے عطر جیسی خوشبو آتی تھی۔ بدن مبارک سے ہر وقت سرور انگیز خوشبو محسوس کی جاتی[1]۔

مہر نبوت:

دونوں کندھوں کے درمیان ''مہر نبوت'' تھی جو بالوں اور گوشت سے بنے ہوئے ابھار کی شکل میں تھی[2]۔

سر کے بال:

حضور ﷺ کے سر مبارک کے بال نہ تو بہت گھونگریالے تھے اور نہ بہت سیدھے بلکہ دونوں کے بین بین تھے۔ آپ ﷺ کے سر مبارک کے بال کانوں تک یا شانہ تک ہوتے تھے[3]۔

داڑھی مبارک:

حضور ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی تھی، مونچھ مبارک کٹوا دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مشرکین کی مخالفت کرو، یعنی داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو خوب کٹواؤ۔ اخیر عمر شریف میں آپ ﷺ کی ریش مبارک اور سر مبارک میں قریباً بیس بال سفید تھے[4]۔

1۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، جلد 14، ص 89-90

2۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، جلد 19، ص 90

3۔ سیرت رسول عربی ﷺ، از علامہ نور بخش صاحب توکلیؒ، ص 309

4۔ سیرت رسول عربی ﷺ، از علامہ نور بخش صاحب توکلیؒ، ص 309

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا"۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ انکار کون کرے گا؟ فرمایا! جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا[1]۔

حضرت عبداللہ ابن عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور پرنور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مشرکوں کی مخالفت کرو یعنی موچھیں خوب پست اور داڑھی کثیر وافر رکھو[2]۔

مونچھیں کٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ[3]۔

مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں چھوڑ رکھو[4]۔

مونچھیں کترو اور داڑھیاں بڑھنے دو[5]۔

کنگھی کرنا:

نبی کریم ﷺ اپنے بالوں میں کنگھی کیا کرتے تھے، وضو کرنے کے بعد داڑھی مبارک میں بھی کنگھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق پانچ اشیاء سفر و حضر میں ہمیشہ آپ ﷺ کے ہمراہ

1۔ بخاری شریف مترجم، کتاب اخبار الاحاد: جلد سوم: حدیث 2114

2۔ امام مالک، احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور طحاوی

3۔ بخاری

4۔ مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور طحاوی

5۔ صحیح مسلم

Marfat.com

رہتی تھیں یعنی کنگھی، شیشہ، تیل، مسواک اور سرمہ [1]۔

چال:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے چلنے میں آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ گویا آپ ﷺ کے لیے زمین لپٹی جاتی تھی ہم دوڑا کرتے اور تیز چلنے میں مشقت اٹھاتے اور آپ ﷺ بآسانی و بے تکلف چلتے مگر پھر بھی سب سے آگے رہتے [2]۔

لباس:

نبی کریم ﷺ ٹوپی پر عمامہ شریف باندھتے تھے۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے "ہم میں اور مشرکین میں یہی فرق ہے کہ ہم ٹوپی پر عمامہ باندھتے ہیں" [3]۔

نبی کریم ﷺ سفر میں ایسی ٹوپی پہنتے جو کانوں کو بھی ڈھانپ لیتی تھی [4]۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی 70 رکعتوں سے افضل ہیں [5]۔

عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے [6]۔

1۔ سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 202

2۔ سیرت رسول عربی ﷺ، علامہ نور بخش صاحب توکلیؒ، ص 303-302

3۔ سنن ابو داؤد، حدیث 4078

4۔ الوفا، ص 568'567

5۔ فیضان سنت بحوالہ مستند الفردوس

6۔ فیضان سنت بحوالہ دیلمی

Marfat.com

عمامہ باندھو! تمہارا حلم (بردباری) بڑھے گا[1]۔

نبی کریم ﷺ کو کپڑوں میں عموماً سفید رنگ کا کپڑا زیادہ پسند تھا اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے ''سفید رنگ کے کپڑوں کو لازم پکڑو، اسی لباس کو زندہ پہنیں اور اسی لباس میں مردے کو کفنایا جائے''[2] ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ نے اسے ''خیر اللباس'' قرار دیا ہے[3]۔

آپ ﷺ کو لباس میں کسی قسم کا تکلف پسند نہ تھا۔ آپ ﷺ کا لباس چادر، قمیض اور تہبند ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کو قمیض بہت پسند تھی۔ قمیض کی آستینیں کلائی کے جوڑ تک ہوتی تھیں تاہم لمبائی زیادہ نہ ہوتی تھی۔ آپ ﷺ نے سوت اور کتان دونوں سے بنے ہوئے کپڑے استعمال کیے[4]۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی امت سے پاجامہ پہننے والی عورتوں کے لیے دعائے مغفرت فرمائی ہے اور مردوں کو تاکید فرمائی کہ خود بھی پہنیں اور اپنی عورتوں کو بھی پہنائیں کہ اس میں ستر (پردہ) زیادہ ہے[5]۔

1۔ فیضان سنت بحوالہ حاکم، بحرانی
2۔ ابوداؤد، 332:4، حدیث 4061
3۔ الطبقات، 449:1
4۔ سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، ص199
5۔ فیضان سنت بحوالہ فتاویٰ رضویہ، ترمذی شریف؛ طبرانی شریف

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے چار درہم کے بدلے شلوار خریدی۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! حضور ﷺ بھی شلوار پہنتے ہیں؟ فرمایا: میں اس کو پہنتا ہوں، سفر میں بھی اور حضر میں بھی، رات اور دن میں کیونکہ مجھے ستر پوشی کا حکم دیا گیا ہے اور شلوار سے زیادہ پردے والا کپڑا اور کوئی نہیں (1)۔

لباس پہننے کا طریقہ:

حضور ﷺ ہر کام دائیں ہاتھ سے کرتے تھے اور کرتا پہنتے وقت بھی دایاں ہاتھ پہلے بازو میں ڈالتے اور پھر بایاں ہاتھ بازو میں ڈالتے اور امتیوں کو بھی اس کی تعلیم دی (2)۔

ریشم سے گریز:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ریشم کو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو (3)۔

لباس میں مشابہت کرنے پر لعنت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مرد عورتیں جیسا لباس پہنیں اور عورتیں مردوں جیسا لباس پہنیں تو یہ غیر شرعی

1۔ ضیاء النبی ﷺ، پیر کرم شاہ الازہریؒ، جلد پنجم، ص578

2۔ محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی، ص92

3۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الجمعہ، حدیث 839

Marfat.com

ہے۔رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر جو عورتوں کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مردوں کا لباس پہنے لعنت فرمائی ہے(1)۔

انگریزی وضع قطع سے نفرت:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور جتنی زیادہ ہوتی اسے کٹوا دیتے (2)۔

ابو مسلمہ اور سلیمان بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''بیشک یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے'' لہٰذا تم ان کی مخالفت کیا کرو(3)۔

انگوٹھی مبارک:

چاندی کی انگوٹھی بھی استعمال فرمائی جس میں کبھی چاندی کا نگینہ ہوتا تھا، کبھی حبشی پتھر کا۔ انگوٹھی بالعموم داہنے ہی ہاتھ میں پہنی۔ کبھی کبھار بائیں میں بھی۔ درمیانی اور شہادت کی انگلی میں نہ پہنتے۔ چھنگلیا میں پہننا پسند تھا۔ نگینہ اوپر کی طرف رکھنے کی بجائے ہتھیلی کی طرف رکھتے۔انگوٹھی پر ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ ترتیب وار نیچے سے

1۔ مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم، حدیث 4245

2۔ بخاری شریف مترجم، جلد سوم، حدیث 836

3۔ بخاری شریف مترجم، جلد سوم، حدیث 842

Marfat.com

اوپر کو تین سطروں میں کندہ تھے۔اس سے حضور ﷺ خطوط پر مہر لگاتے تھے (1)۔

نعلین مبارک:

آپ ﷺ کے نعلین مبارک چپل سے مشابہ تھے،مگران میں دو تسمے لگے ہوئے تھے (2)۔

حضور نبی کریم ﷺ بالوں والے، بالوں کے بغیر اور پیلے رنگ کے نعلین مبارک پہنتے تھے (3)

جوتا پہننے کا طریقہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص جوتا پہنے تو پہلے سیدھے پاؤں میں پہنے اور جب جوتا اتارے تو الٹا جوتا تارے یعنی پہننے میں پہلا جوتا داہنے پاؤں کا ہونا چاہیے اور اتارنے میں پہلا جوتا بائیں پاؤں کا (4)۔

صفائی پسندی:

حضور ﷺ اپنے بال بہت سلیقے سے رکھتے، ان میں کثرت سے تیل کا استعمال فرماتے، کنگھا کرتے، مانگ نکالتے، لبوں کے زائد

1۔ محسن انسانیت ﷺ، نعیم صدیقی، ص 94

2۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب لاہور، ص 92

3۔ الانوار فی شمائل نبی مختار

4۔ مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم، طب اور منتروں کا بیان، حدیث 4190

Marfat.com

بال تراشنے کا اہتمام تھا۔ اس معاملہ میں رفقاء کو تربیت دیتے، مثلاً ایک صحابی کو پراگندہ مو دیکھا تو گرفت فرمائی۔ ایک صحابی کی داڑھی کے بے ڈھب بال دیکھ کر فرمایا کہ ان کو سنوار کر رکھو۔ فرمایا: کہ جو شخص سر یا داڑھی کے بال رکھتا ہو اسے چاہیے کہ ان کو سلیقے اور شائستگی سے رکھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ہے کہ وہ حج کے موقع پر ہر سال داڑھی کے بال ہلکے کرایا کرتے تھے۔

سفر و حضر میں سات چیزیں ہمیشہ ساتھ رہتیں اور بستر کے قریب (1) تیل کی شیشی (2) کنگھا (ہاتھی دانت کا بھی) (3) سرمہ دانی (سیاہ رنگ کی) (4) قینچی (5) مسواک (6) آئینہ (7) لکڑی کی ایک پتلی کھپچی۔

سرمہ رات کو سوتے ہوئے تین تین سلائی دونوں آنکھوں میں لگاتے۔ آخر شب میں حاجات سے فارغ ہو کر وضو کرتے، لباس طلب فرماتے اور خوشبو لگاتے، ریحان کی خوشبو پسند تھی۔ مہندی کے پھول بھی بھینی خوشبو کی وجہ سے مرغوب تھے۔ مشک اور عود کی خوشبو سب سے بڑھ کر پسندیدہ رہی۔ گھر میں خوشبودار دھونی لیا کرتے، ایک عطردان تھا جس میں بہترین خوشبو موجود رہتی اور استعمال میں آتی۔ آپ ﷺ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ ﷺ جس کوچے سے گزر جاتے تھے، دیر تک اس میں مہک رہتی تھی اور فضائیں بتاتی تھیں کہ "گزر گیا ہے ادھر

Marfat.com

سے وہ کاروان بہار"۔ خوشبو ہدیہ کی جاتی تو ضرور قبول فرماتے اور کوئی اگر خوشبو کا ہدیہ لینے میں تامل کرتا تو ناپسند فرماتے۔ اسلامی ثقافت کے مخصوص ذوق کے تحت آپ ﷺ نے مردوں کے لیے ایسی خوشبو پسند فرمائی جس کا رنگ مخفی رہے اور مہک پھیلے اور عورتوں کے لیے وہ جس کا رنگ نمایاں ہو، مہک مخفی رہے [1]۔

تفریحات:

شخصی طور پر آپ ﷺ کو باغوں کی سیر کا شوق تھا۔ کبھی تنہا اور کبھی رفقاء کے ساتھ باغوں میں چلے جاتے اور وہیں مجلس آرائی بھی ہو جاتی۔

تیرنے کا مشغلہ بھی تھا اور احباب کے ساتھ کبھی کبھار تالاب میں تیرا کرتے دو دو ساتھیوں کے جوڑ بنائے جاتے اور پھر ہر جوڑ کے ساتھی دور سے تیر کر ایک دوسرے کی طرف آتے۔ ایک موقع پر اپنا ساتھی حضور ﷺ نے جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پسند کیا۔

وقفے کے بعد بارش پڑتی تو تہبند باندھ کر پھوار میں نہایا کرتے۔ کبھی تفریحاً کسی کنوئیں میں پاؤں لٹکا کے اس کے دہانے پر بیٹھتے۔

دوڑوں اور تیراندازی کے مقابلے کراتے اور اکھاڑے میں خود پوری دلچسپی سے شریک رہتے ایسے موقعوں پر ہنسی بھی ہوتی۔

مسرت کے موقعوں پر پسند تھا کہ دف بجائی جائے۔ شادی بیاہ

1۔ محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی، ص 95-96

Marfat.com

کے لیے بھی فرمایا کہ ایسے موقعوں پر دف بجائی جائے[1]۔

سلام کرنے میں پہل کرنا:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کونسا اسلام بہتر ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! لوگوں کو کھانا کھلایا کرو اور ہر ایک کو سلام کیا کرو چاہے تو اسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو[2]۔

بچوں اور عورتوں کو سلام کرنا:

یزید کی بیٹی کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے قریب سے گزرے اور ہم عورتیں مسجد میں تھیں تو آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا[3]۔

اٹھ کر استقبال اور معانقہ کرنا:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے کسی کو شکل و شباہت، سیرت، عادات اور گفتگو میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مشابہہ نہیں دیکھا۔ جب وہ آپ ﷺ کے پاس آتیں تو آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے ان کا ہاتھ تھام لیتے۔ بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب آپ ﷺ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں۔ آپ ﷺ کا ہاتھ

1۔ محسن انسانیت ﷺ، نعیم صدیقی، ص119-120

2۔ سنن ابن ماجہ شریف

3۔ نقوش رسول اللہ ﷺ نمبر9، ص435

Marfat.com

پکڑتیں، چومتیں اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ زید بن حارثہ رضی تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں آئے۔ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دروازہ کٹھکٹھایا۔ رسول ﷺ نے اس وقت کپڑے اتار رکھے تھے اپنے کپڑے کھینچتے ہوئے ان کی طرف بڑھے۔ قسم بخدا میں نے انہیں اس سے پہلے اور اس کے بعد برہنہ نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے ان سے معانقہ کیا اور انہیں بوسہ دیا(1)۔

کھانا کھانے کے آداب:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنے چھ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے دو لقموں میں سب کھانا صاف کر لیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا! ''اگر یہ بسم اللہ کہتا تو یہ کھانا سب کے لیے کافی ہوتا''۔ تم میں سے جب کوئی کچھ کھایا کرے تو اسے بسم اللہ کہنا چاہیے اگر بھول جائے تو یہ کہے بسم الله فی أوله و آخره(2)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر شخص کو داہنے ہاتھ سے کھانا کھانا چاہیے۔ دائیں

1۔ نقوش رسول اللہ ﷺ نمبر 9: ص 440

2۔ سنن ابن ماجہ شریف

Marfat.com

ہاتھ سے پینا، دائیں ہاتھ سے دینا چاہیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، بائیں ہاتھ سے پیتا ہے، بائیں ہاتھ سے دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے(1)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی خوان یا سینی میں کھانا نہیں کھایا لوگوں نے دریافت کیا پھر کس چیز پر کھانا کھاتے تھے فرمایا دستر خوان پر(2)۔

کھانا کھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں گھٹنے کے بل اور اپنے قدموں کی پشت پر بیٹھے یا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں پر بیٹھے(3)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا آپ ﷺ نے اسے اٹھا کر صاف کیا اور کھالیا اور ارشاد فرمایا! "اے عائشہ عزت دار چیز کی عزت کیا کرو" اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کا رزق چھین لیتا ہے تو وہ واپس نہیں کرتا(4)۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ چاٹنے سے پہلے نہ پونچھے کیونکہ وہ

1۔ سنن ابن ماجہ شریف

2۔ ایضاً

3۔ ضیاء النبی ﷺ: پیر محمد کرم شاہ الازہری

4۔ سنن ابن ماجہ شریف

Marfat.com

نہیں جانتا کہ کونسے کھانے میں برکت ہے (1)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دسترخوان اٹھائے جانے سے پہلے کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے (2)۔

ام عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے پاس حضور ﷺ کے غلام نبیشہ تشریف لائے ہم ایک پیالہ میں کھا رہے تھے، انہوں نے فرمایا! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو پیالہ میں کھائے تو اسے چاٹ کر صاف کرے کیونکہ پیالہ اس کے لیے استغفار کرتا ہے (3)۔

رباح بن عبیدہ ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو کہتے **الحمد لله الذى اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمين** (4)۔

ہلکا پھلکا ناشتہ:

حضور علیہ السلام دن چڑھے گھر تشریف لے آتے اور گھر میں اگر کچھ موجود ہوتا تو اسے تناول فرمالیتے (5)۔

پسندیدہ کھانے اور پھل:

کھانے پینے کا ذوق بہت نفیس تھا۔ گوشت سے خاص رغبت تھی،

1۔ سنن ابن ماجہ شریف
2۔ ایضاً
3۔ ایضاً
4۔ ایضاً
5۔ سیرت خیر الانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 201

Marfat.com

زیادہ ترجیح دست، گردن اور پیٹھ کے گوشت کو دیتے، نیز پہلو کی ہڈی بھی پسند تھی، ثرید (گوشت کے شوربے میں روٹی کے ٹکڑے بھگو کر یہ مخصوص عربی کھانا تیار کیا جاتا تھا) تناول فرمانا مرغوب تھا۔ پسندیدہ چیزوں میں شہد، سرکہ، خربوزہ، ککڑی، لوکی، کھچڑی، مکھن وغیرہ اشیاء شامل تھیں۔ دودھ کے ساتھ کھجور (بہترین مکمل غذا بنتی ہے) کا استعمال بھی اچھا لگتا اور مکھن لگا کے کھجور کھانا بھی ذوق میں شامل تھا۔ کھرچن (تہ دیگی) سے بھی انس تھا۔ ککڑی نمک لگا کر اور خربوزہ شکر لگا کر بھی کھاتے۔ مریضوں کی پرہیزی غذا کے طور پر حریرہ کو اچھا سمجھتے اور تجویز بھی فرماتے۔ میٹھا پکوان بھی مرغوب خاص تھا۔ اکثر جو کے ستو بھی استعمال فرماتے۔ ایک مرتبہ بادام کے ستو پیش کیے گئے تو یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ یہ امراء کی غذا ہے۔ گھر میں شوربا پکتا تو کہتے کہ ہمسائے کے لیے ذرا زیادہ بنایا جائے (1)۔

پسندیدہ مشروبات:

آپ ﷺ کو پینے کی چیزوں میں نمبر ایک پر میٹھا پانی تھا اور بطور خاص دو روز کی مسافت سے منگوایا جاتا۔ دودھ، پانی ملا دودھ (جسے کچی لسی کہا جاتا ہے) اور شہد کا شربت بھی رغبت سے نوش فرماتے۔ غیر نشہ دار نبیذ بھی قرین ذوق تھی۔ مشکیزے یا پتھر کے برتن میں پانی ڈال کر کھجور بھگو دی جاتی اور اسے متواتر دن بھر استعمال کرتے لیکن وقت زیادہ ہونے پر

1۔ محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی، ص 112

Marfat.com

چونکہ نشہ ہونے کا اندیشہ ہو جاتا لہٰذا پھنکوا دیتے۔ یہ روایت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ میری امت میں سے بعض لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھ دیں گے (چنانچہ سلاطین مابعد نے نبیذ کے نام سے منشیات کا استعمال کیا)(1)۔

کھانے میں برکت:

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے تین سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالی عنہا ایک مد (ایک پیمانے کا نام) جو دُل کر (پیس کر) ان سے دلیا تیار کیا پھر ان کے پاس جو کپی (چمڑے کا برتن) تھی اس میں سے گھی نکال کر ڈالا، پھر مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا پس میں حاضر خدمت ہوا جبکہ آپ ﷺ اپنے اصحاب کے جھرمٹ میں جلوہ افروز تھے۔ پس میں نے آپ ﷺ کو پیغام دعوت دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو میرے ساتھ ہیں۔ پس میں واپس آیا اور بتایا کہ آپ ﷺ یہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی میرے پاس ہیں (کیا وہ بھی آئیں؟) پس ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کی طرف روانہ ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے پاس تو کھانے کے لیے صرف اتنی ہی چیز ہے جو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کے لیے تیار کی ہے پس آپ ﷺ ان کے ساتھ تشریف لائے اور پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو بلاؤ پس وہ آئے اور انہوں نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر آپ ﷺ

1۔ محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی ص 112-113

Marfat.com

نے فرمایا دس آدمی اور میرے پاس بھیج دو، پس وہ داخل ہوئے اور شکم سیر ہوکر کھانا کھا گئے۔ پھر فرمایا کہ دس آدمی میرے پاس اور بلا لاؤ پس وہ آئے اور پیٹ بھر کر کھانا کھا گئے۔ پھر ارشاد ہوا کہ دس آدمیوں کو میرے پاس بھیجو یہاں تک کہ چالیس آدمی شمار کیے گئے پھر نبی کریم ﷺ نے کھانا تناول فرمایا اور اٹھ کھڑے ہوئے پس میں کھانے کو دیکھنے لگا کہ کیا اس میں کچھ کم ہوا ہے یعنی کھانا ذرا بھی کم نہیں لگ رہا تھا(1)۔

پڑوسیوں کے لیے شوربا بنانا:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم ﷺ کا یہ معمول تھا جب گوشت پکاتے تو اہل خانہ کو حکم دیتے کہ شوربا زیادہ بنانا، اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری کرنا(2)۔

دعوت قبول کرنا:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیدی کو چھڑایا کرو، دعوت کرنے والوں کی دعوت قبول کیا کرو اور بیمار کی بیمار پرسی کیا کرو(3)۔

کھانا کھانے کے بعد کلی کرنا:

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب الاطعمہ، حدیث 415

2۔ ضیاء النبی ﷺ: پیر کرم شاہ الازہریؒ، جلد پنجم، ص 529

3۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد سوم، حدیث 160

Marfat.com

اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر کی جانب نکلے جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے کھانا طلب فرمایا پس آپ ﷺ کی خدمت میں ستو ہی پیش کیے جا سکے پس ہم نے وہ پھانکے اور آپ ﷺ کے ساتھ کھائے پھر آپ ﷺ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے کلی فرمائی تو ہم نے بھی کلیاں کیں۔ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ میں نے بُشیر بن یسار کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر جانے کے لیے نکلے تو جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے۔ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ وہ خیبر سے ایک منزل کے فاصلے پر ہے پس حضور ﷺ نے کھانا طلب فرمایا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں صرف ستو ہی پیش کیے جا سکے۔ ہم نے وہ پھانکے اور آپ ﷺ کے ساتھ کھائے پھر آپ ﷺ نے پانی منگوا کر کلی فرمائی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ کلیاں کیں پھر آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ حضرت سفیان بن عینیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ گویا آپ ﷺ اسے یحییٰ کی زبانی سن رہے ہیں (1)۔

کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا:

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پتھر کے ایک لگن میں میٹھا دلیا پکا کر بھیجا حضرت

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب الاطعمہ، حدیث 419

Marfat.com

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تو جا اخر جو تجھے مسلمان ملے اس کو بلا لو تو میں گیا جو مجھے نظر آیا میں نے اس کو دعوت دی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا دست پاک کھانے پر رکھا اور اس پر دعا فرمائی (1)۔

مٹی کا پیالہ:

حضور ﷺ کے پیالوں میں ایک مٹی کا پیالہ بھی تھا جس کو آپ ﷺ استعمال کرتے تھے (2)۔

مسواک:

آپ ﷺ کی تمام زندگی کا معمول رہا یہاں تک کہ آخری گھڑیوں میں بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کا منشا پا کر آپ ﷺ کو مسواک کرائی جس سے چہرہ مبارک فرط مسرت سے تمتمانے لگا۔آپ ﷺ کو مسواک اس قدر پسند تھی کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں امت کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا لازمی حکم دیتا۔آپ ﷺ ہر نماز کے لیے تازہ وضو فرماتے اور ہر وضو میں اچھی طرح مسواک فرماتے اور دوسروں کو بھی آپ ﷺ یہی تلقین فرماتے کہ اگر ہر نماز کے لیے تازہ وضو نہ کیا جا سکے تو مسواک ضرور کر لینی چاہیے۔سونے سے پہلے بھی مسواک کرنا آپ ﷺ کا معمول تھا اسی طرح

1۔ مقیاس صلوۃ، نذرانے پر دعا و کھانے پر دعا، ص 390

2۔ ضیاء النبی ﷺ، جلد پنجم، از پیر محمد کرم شاہ الازہری، ص 597

Marfat.com

جب بھی آپ ﷺ سو کر تہجد کیلئے بیدار ہوتے تو ضرور مسواک فرماتے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے: اِذَا قَامَ لِتَهَجُّدْ لَيَشُوصُ فَاهُ' بِالْمِسْوَاكِ (1)۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسواک کا استعمال اپنے لیے لازم کرلو کیونکہ اس میں منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے (2)

وضو:

نعیم مجمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا۔ انہوں نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "قیامت کے روز میرے امتی اعضائے وضو کی چمک کے باعث پنچ کلیان کہہ کر بلائے جائیں گے جو تم میں سے اپنی چمک کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے اسے بڑھانی چاہیئے (3)۔

نماز تہجد:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دو دو رکعت (نماز تہجد) پڑھے تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے (4)۔

1۔ سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 207

2۔ بخاری شریف

3۔ صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد اول، کتاب العلم، حدیث 136

4۔ نسائی، ابن ماجہ، حاکم

Marfat.com

نماز فجر:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے جبکہ آپ ﷺ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو بغیر کسی دقت کے یا اس کے دیکھنے میں تمہیں دقت پیش نہیں آتی۔ اگر تم سے ہو سکے اور مغلوب نہ ہو جاؤ تو سورج طلوع ہونے سے پہلی نماز اور سورج غروب ہو جانے سے پہلی نماز تو انہیں ضرور پڑھنا۔ پھر آپ ﷺ نے کہا: پس پاکی بیان کرو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے (1)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت زید بن ثابت نے سحری کھائی۔ جب دونوں اپنی سحری سے فارغ ہوئے تو نبی کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ان کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں شامل ہونے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جتنی دیر میں کوئی آدمی پچاس آیتیں پڑھے (2)۔

نماز اشراق:

حضور ﷺ نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنی جائے نماز (مصلیٰ) پر

1۔ صحیح بخاری مترجم اردو، جلد اول، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، حدیث 542

2۔ صحیح بخاری شریف، مترجم اردو، جلد اول، کتاب موایت الصلوٰۃ، حدیث 546

Marfat.com

خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج نکل آتا تو حضور ﷺ نماز اشراق ادا فرماتے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر ادا کر کے اپنی جگہ سے نہیں اٹھتے تھے ''یہاں تک کہ نماز اشراق کا وقت ہو جاتا'' (سورج نکل آتا) حضور صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ پر اس وقت تک بیٹھا رہے کہ اس کے لیے اشراق کا وقت ہو جائے تو اس کی فجر کی نماز ایسی ہو جائے گی جیسے کسی کا مقبول حج اور عمرہ۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز فجر پڑھ کر طلوع آفتاب تک وہیں بیٹھے رہتے تھے۔ جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ میں سنت کی پیروی میں ایسا کرتا ہوں (1)۔

نماز چاشت:

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ کسی عمل کو ترک کر دیتے حالانکہ اس کا کرنا آپ ﷺ کو محبوب ہوتا اس ڈر سے کہ لوگ اس کام کو کریں گے تو ان پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ نے نماز چاشت پابندی سے نہیں پڑھی لیکن میں اسے پڑھتی ہوں (2)۔

1۔ غنیۃ الطالبین مترجم: از حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، ص 491-490

2۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، ابواب تقصیر الصلوۃ، حدیث 1056

Marfat.com

اول وقت میں نماز ظہر پڑھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ جانتے کہ اول وقت نماز ظہر پڑھنے میں کیا فضیلت ہے تو وہ اس کی طرف سبقت لے جاتے[1]۔

نماز ظہر کا ٹھنڈا کرنا:

حضرت زید بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کا موذن اذان کہنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈی کرو ٹھنڈی کرو یا فرمایا کہ انتظار کرو، انتظار کرو اور فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے، جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو، یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا[2]۔

اول وقت میں نماز عصر پڑھنا:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ نماز ظہر پڑھی، پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پایا۔ میں عرض گزار ہوا چچا جان! یہ آپ نے کونسی نماز پڑھی ہے؟ فرمایا کہ نماز عصر اور یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز (کا وقت) ہے جو ہم آپ ﷺ کے

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الاذان، حدیث 620

2۔ صحیح بخاری مترجم، جلد اول، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، حدیث 506

Marfat.com

ساتھ پڑھا کرتے تھے [1]۔

نماز مغرب:

نماز مغرب کا وقت سورج کا ڈوب جانا ہے اور رات کا برآمد ہونا۔ اس وقت کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ اسی وقت قبول ہوئی تھی، پس جو مسلمان اس وقت میں ذمہ داری کے ساتھ نماز ادا کرے گا اور پھر وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور دے گا [2]۔

نماز اوّابین:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا! ''جو پڑھے بعد نماز مغرب کے چھ رکعت اور بری بات نہ کرے ان کے بیچ میں برابر ہوگا اس کا ثواب بارہ برس کی عبادت کے'' [3]۔ فقہاء نے اس نماز کو اوابین کا نام دیا ہے۔

نماز عشاء کا وقت:

نماز عشاء کا وقت شفق کا ڈوب جانا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس کے وقت کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: قبر اندھیری اور قیامت اندھیری ہے پس جو مسلمان اس کے لیے چل کر نماز ادا کرے

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب مواقیت الصلوۃ، حدیث 519
2۔ نقوش رسول ﷺ نمبر 9، ص 447
3۔ ترمذی شریف مترجم، جلد اول، باب الصلوۃ، ص 193

Marfat.com

گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ کی ظلمت سے بچائے گا اور اسے وہ نور عطا فرمائے گا جو پل صراط پر چلنے میں اسے کام دے گا اور اللہ تعالیٰ اسے قبر، حشر اور جہنم کی ظلمت سے محفوظ فرمائے گا[1]۔

عشاء کی نماز:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے زیادہ بھاری اور کوئی نماز نہیں ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل بھی حاضر ہوتے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اذان کا حکم دوں اور اقامت کہی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے اور میں آگ کے شعلے لے کر انہیں جلا دوں جو نماز کے لیے ابھی تک نہیں نکلے[2]۔

صلوٰۃ اللیل:

رات کو بعد نماز عشاء جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں۔ رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں۔ فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ رات میں کچھ نماز ضروری ہے اگرچہ اتنی ہی دیر کیوں نہ ہو جتنی دیر میں بکری دوہ لی جاتی ہے اور فرض عشاء کے بعد جو نماز پڑھی جائے وہ صلوٰۃ اللیل ہے۔ رات کو سو کر اٹھنے کے بعد جو نوافل پڑھے جائیں وہ تہجد ہے۔ سونے سے پہلے جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں[3]۔

1۔ نقوش رسول اللہ ﷺ نمبر 9، ص 447-448

2۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول: کتاب الاذان، حدیث 622

3۔ بہار شریعت، حصہ چہارم، ص 15-16

Marfat.com

صلوٰۃ التسبیح:

صلوٰۃ التسبیح ایک نفلی عبادت ہے جس کی فضیلت اور اجر و ثواب کا بیان حدیث شریف میں ہے: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"اے عباس! اے چچا جان! کیا میں آپ کو عطا نہ کروں، کیا میں آپ کو نہ نوازوں، کیا میں آپ پر نوازشات نہ کروں، کیا میں آپ کو ایسی دس چیزوں سے آگاہ نہ کروں کہ جب آپ ان کو سرانجام دیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے، نئے پرانے دانستہ نادانستہ چھوٹے بڑے، خفیہ اور اعلانیہ تمام گناہ معاف فرمادے۔

وہ دس امور یہ ہیں: کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں، جس کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور اسکے ساتھ کوئی سورۃ پڑھیں۔ قرأت کے بعد پہلی رکعت کے قیام میں پندرہ بار...... سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ اللہ واللہ اکبر...... پڑھیں۔ پھر رکوع کریں اور دس بار ایسا ہی پڑھیں پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور دس بار یہی پڑھیں، پھر سجدے میں جھک جائیں اور حالت سجدہ میں ایسے ہی پڑھیں۔ یوں ایک رکعت میں یہ پچھتر بار پڑھا جائے گا۔ چاروں رکعتوں میں اسی طرح کریں۔ اگر ہوسکے تو یہ نماز ہر روز ایک بار پڑھیں اور اگر یہ نہ ہوسکے تو ہر ہفتہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو ہر مہینہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ کرسکو تو اپنی عمر میں ایک بار پڑھو۔

Marfat.com

الجامع الترمذی میں درج ذیل الفاظ اس روایت میں زائد ہیں۔

لو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفر ھا اللہ لک

اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرات جتنے بھی ہوں تو اللہ تعالیٰ تمہارے ان گناہوں کو بخش دے گا۔

اسی طرح ترمذی میں "کل سنۃ" ہر سال میں ایک مرتبہ کے الفاظ بھی وارد ہیں [1]۔

دعا عبادت کا مغز:

حضور نبی کریم ﷺ دعا کو عبادت کا مغز فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ مکرم کوئی چیز نہیں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص خدا سے نہیں مانگتا خدا اس پر غضبناک ہوتا ہے چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین گواہ ہیں کہ خود نبی کریم ﷺ کو دعا کا بڑا اہتمام رہتا تھا۔ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر یوں عاجزی سے دعا مانگتے تھے جس طرح کوئی مسکین کھانا طلب کرتا ہے [2]۔

دعا کی قبولیت کا وقت:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کس وقت دعا زیادہ قبول ہوتی ہے آپ ﷺ

1۔ نوافل کی جماعت مکروہ ہے، علامہ محمد شہزاد مجددی سیفی، بحوالہ سنن ابن ماجہ، ج 1، ص 443، رقم 1387، الجامع الترمذی عن ابی رافع، جلد 1، ص 109، ابوداؤد، البیہقی، مشکوۃ، ص 117

2۔ سیرت خیر الانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 214

Marfat.com

نے فرمایا رات کے درمیانی حصہ میں جو آخری رات کے قریب ہو اور فرض نمازوں کے بعد[1]۔

اذان کی اہمیت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو واپس لوٹتا ہے یہاں تک کہ جب اقامت کہی جاتی ہے تو دوڑتا ہے اور مکمل ہو جائے تو واپس آتا ہے اور آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتیں یاد کرو جو یاد نہیں ہوتیں اور آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے''[2]۔

انگوٹھے چومنا:

محیط میں روایت ہے کہ مسجد میں حضور ﷺ کے پاس سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان شروع فرمائی اور جب اشھدان محمدا رسول اللہ پڑھا تو سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے اور قرۃ عینی بک یارسول اللہ پڑھا۔ جب

1۔ مشکوۃ شریف، جلد اول، حدیث 897

2۔ صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد اول، کتاب الاذان، حدیث 578

Marfat.com

اذان ختم ہوئی حضور ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر جس نے میرُے شوق میں تجھ جیسا عمل کیا خدا تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادے گا[1]۔

اذان اور اقامت کے درمیان نماز پڑھنا:

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دونوں (اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ہے۔ دونوں اذانوں کے درمیان نماز ہے تیسری دفعہ فرمایا کہ جو پڑھنا چاہے[2]۔

نماز:

کائنات میں انسانوں کے علاوہ جمادات، حیوانات اور نباتات سبھی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق عبادت کرتے ہیں۔ جمادات بے حرکت ادب سے کھڑے ہیں۔ یہ نماز میں قیام کی حالت ہے۔ حیوانات دائمی طور پر رکوع کی حالت میں رہتے ہیں۔ نباتات کا منہ ان کی جڑیں ہیں اور دائمی طور پر وہ سربسجود رہتے ہیں۔ چاند، سورج اور ستارے اپنی گردش کو سدا جاری رکھنے پر مامور ہیں۔ پانی، رعد سایہ وغیرہ ہر مخلوق کا ایک طرز عبادت ہے جو نماز میں سمو دیا گیا ہے۔ غرض مسلمان کی نماز کائنات کی نمازوں کا متوازن خلاصہ اور مجموعہ ہے[3]۔

1۔ بحوالہ اشتہار ، جماعت رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ
2۔ صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد اول، کتاب الاذان، حدیث 596
3۔ سیرت خیر الانام ﷺ: شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 175

Marfat.com

نماز کے بعد درود شریف پڑھنا اور دعا مانگنا:

ایک روز حضور ﷺ تشریف فرما تھے ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور دعا مانگی یا اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا! اے نمازی تو نے بڑی جلد بازی سے کام لیا ہے جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرو اور مجھ پر درود پڑھو، پھر دعا مانگو، پھر دوسرا آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر حضور پر درود پڑھا، حضور ﷺ نے فرمایا "اے نمازی اب دعا مانگ قبول ہوگی"[1]۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہم اہل سنت نماز کے بعد جو ذکر کرتے اور درود شریف پڑھتے ہیں یہ سنت ہے اور قبولیت دعا کا باعث ہے۔ نیز اس سے با آواز بلند ذکر اور درود شریف پڑھنا ثابت ہوا۔

ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا:

سائب بن یزید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی کریم ﷺ ہمیشہ جب بھی دعا فرماتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اپنے دونوں دست پاک کو اپنے رخ انور پر پھیرتے[2]۔

نماز کے بعد مصافحہ کرنا:

مصافحہ سنت ہے اور اس کا ثبوت تواتر ہے اور احادیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ ایک حدیث یہ ہے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کیا اور ہاتھ کو حرکت دی اس کے تمام گناہ گر جائیں گے جتنی

1۔ ضیاء القرآن جلد چہارم، ص 92

2۔ مقیاس صلوۃ، حضور ﷺ جب بھی دعا فرماتے دونوں ہاتھ اٹھاتے، ص 325

Marfat.com

بار ملاقات ہو ہر بار مصافحہ کرنا مستحب ہے۔ مطلقاً مصافحہ کا جواز یہ بتاتا ہے کہ نماز فجر وعصر کے بعد جو اکثر جگہ مصافحہ کرنے کا مسلمانوں میں رواج ہے یہ بھی جائز ہے اور بعض کتابوں میں جو اس کو بدعت کہا گیا ہے اس سے مراد بدعت حسنہ ہے، جس طرح فجر وعصر کے بعد مصافحہ کرنا جائز ہے دوسری نمازوں کے بعد بھی مصافحہ کرنا جائز ہے (1)۔

اذان کے لیے قرعہ ڈالنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے اور پھر قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ اندازی کرتے اور اگر جانتے کہ ظہر میں جلد کرنا کیسا ہے تو اس کی طرف سبقت لے جاتے اور اگر جانتے کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کیا ہے تو ان میں حاضر ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل آنا پڑتا (2)۔

اذان کی دعا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر کھڑا کرنا" تو اس کے لیے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہوگی۔

1۔ بہار شریعت، حصہ 16، ص 70

2۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الاذان، حدیث 585

Marfat.com

سنتوں کی اہمیت:

ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا! رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص پڑھے رات اور دن میں بارہ رکعتیں بنایا جاتا ہے اس کے واسطے جنت میں گھر یعنی چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے۔

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے (یعنی ام حبیبہ نے) کہا! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نہیں ہے کوئی مسلمان بندہ جو نماز پڑھے خالص خدا کے لیے روزانہ بارہ رکعتیں نفل سوائے فرض کے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ بناتا ہے اس کے واسطے جنت میں ایک گھر یا یہ الفاظ ہیں کہ بنایا جاتا ہے اس کے واسطے جنت میں ایک گھر [1]۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی دو سنتیں دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے افضل اور بہتر ہیں [2]۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نوافل میں سب سے زیادہ حفاظت صبح کی دو سنتوں کی فرماتے تھے یعنی ان کو ہمیشہ پڑھتے تھے [3]۔

1۔ مشکوۃ شریف، جلد اول، حدیث 1080
2۔ مشکوۃ شریف، جلد اول، حدیث 1085
3۔ مشکوۃ شریف، جلد اول، حدیث 1084

Marfat.com

امام کا امامت سے پہلے سنتیں ادا کرنا:

حضور نبی کریم ﷺ جماعت کی امامت کرنے سے پہلے گھر پر سنتیں ادا کیا کرتے تھے اس لیے نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق امام کو جماعت کی امامت کرنے سے پہلے سنتیں ادا کرنی ہوتی ہیں۔

عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے متعلق دریافت کیا نہوں نے کہا حضور ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے پھر آپ مسجد میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے، پھر گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور مغرب کی نماز لوگوں کے ساتھ پڑھ کر گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر آپ عشاء کی نماز لوگوں کو پڑھاتے اور میرے گھر میں آ کر دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو تہجد کی نماز نو رکعت پڑھتے جن میں وتر بھی شامل تھے اور رات کو دیر تک کھڑے ہو کر اور دیر تک بیٹھ کر نماز پڑھتے اور جب کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع اور سجدہ کرتے اور جب صبح روشن ہوتی تو دو رکعت پڑھتے۔

ابوداؤد نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ (صبح کی دو رکعتیں پڑھ کر) آپ مسجد میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے (1)۔

1۔ مشکوۃ شریف، جلد اول، حدیث 1083

Marfat.com

دوسری جماعت:

جس کسی مسجد میں امام اور موذن مقرر ہوں اور با قاعدہ وہاں پنجوقتہ نماز باجماعت ہوتی ہے اس میں اگر جماعت ختم ہو جائے اور جماعت کے بعد اسی مسجد کے نمازیوں میں سے دو تین نمازی آجائیں تو ان کو دوبارہ جماعت نہ کرنی چاہیے بلکہ الگ الگ نماز پڑھنی چاہیے البتہ اگر جہاں جماعت ہو چکی ہو اس سے ذرا ہٹ کر دوبارہ جماعت سے نماز پڑھی گئی تو کوئی حرج نہیں۔

اگر کسی مسجد میں اذان اور جماعت پابندی سے نہ ہوتی ہو یا وہ گزرگاہ ہو، جہاں ہر وقت لوگ آتے جاتے رہتے ہیں تو اس مسجد میں دوسری یا تیسری جماعت کی جا سکتی ہے۔ ایسی مسجد میں ہر جماعت کا ثواب جماعت کا ہوگا۔

جس مسجد میں جماعت بھی ہوتی ہو اور امام و موذن بھی مقرر ہوں۔ اگر اس میں باہر کے لوگ آجائیں تو وہ دوسری جماعت کر سکتے ہیں۔ دوسری جماعت نہ کرنے کی قید ان لوگوں کے لیے ہے جو اسی محلے یا بستی کے ہوں اور اسی مسجد میں جس میں جماعت اولیٰ ہو چکی ہے دوسری جماعت کرنے کے لیے جو قیدیں فقہائے احناف نے لگائی ہیں ان کے سامنے وہ احادیث نبوی ﷺ ہیں جن میں جماعت میں شریک ہونے کی تاکید کی گئی ہے اگر بہت سی جماعتوں کی عام اجازت دے دی جائے تو پھر جماعت اولیٰ کی کوئی اہمیت ہی باقی نہیں رہے گی جن ائمہ نے اس کی

Marfat.com

اجازت دی ہے ان کے یہاں یہ اجازت عام نہیں ہے بلکہ عذر یا کسی عارضی صورت میں دی گئی ہے[1]۔

نیت توڑ کر جماعت میں شریک ہونا:

اگر کسی نے تنہا نماز شروع کر دی اور اس کے بعد جماعت شروع ہو گئی تو اس کی دو صورتیں ہیں:

(1) ایک یہ کہ اگر یہ نماز فرض تھی تو اگر دو رکعت والی نماز ہے مثلاً فجر کی ہے تو اگر پہلی رکعت میں ہے یا دوسری رکعت کا سجدہ ابھی نہیں کیا ہے تو دونوں صورتوں میں نماز توڑ کر جماعت میں مل جائے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر اپنی دونوں رکعتیں پوری کر لے اور جماعت میں شریک نہ ہو۔

(2) اگر تین رکعت والی نماز ہو تو اس کا حکم بھی یہی ہے کہ اگر دوسری رکعت کا سجدہ نہیں کر چکا ہے تو نماز توڑ کر جماعت میں مل جانا چاہیے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو پھر اپنی نماز پوری کرے اور جماعت میں شریک نہ ہو۔

(3) اگر یہ نماز چار رکعت والی مثلاً ظہر، عصر یا عشاء کی ہو تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہے تو نماز کو توڑ دے اور جماعت میں شامل ہو جائے اور اگر پہلی رکعت پوری کر چکا ہے تو دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر دے اور جماعت میں شامل ہو جائے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی ہے اور

1۔ اسلامی فقہ، مولانا نجیب اللہ ندوی، ص239

Marfat.com

جماعت ہونے لگی تو اگر تیسری رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے تو نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے اگر سجدہ کرلیا ہے تو اپنی نماز پوری کرے۔اس کے بعد اگر وہ جماعت میں شریک ہوگا تو اس کی نفل نماز ہوگی اور جو خود پڑھی ہے وہ فرض ہوگی[1]۔

درود شریف پڑھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو درود بھیجے مجھ پر ایک بار، رحمت بھیجتا ہے اللہ اس پر دس بار[2]۔

روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے "دعا لٹکی رہتی ہے آسمان اور زمین کے بیچ میں" اور اوپر نہیں چڑھتی، جب تک درود نہ بھیجے تو اپنے نبی ﷺ پر[3]۔

نماز کی صف بندی:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ ہماری صفوں کو برابر کیا کرتے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ نے (صفوں کی درستی کے لیے) دیکھا تو ایک شخص کا سینہ اور لوگوں سے آگے نکلا ہوا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو درست کرلیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں میں فرق پیدا کردے گا۔ نیز رسول اللہ ﷺ

1۔ اسلامی فقہ، مولانا نجیب اللہ ندوی، ص340

2۔ ترمذی شریف مترجم، جلد اول، ابواب الوتر، ص209

3۔ ترمذی شریف مترجم، جلد اول، ابواب الوتر، ص209

Marfat.com

نے فرمایا ہے کہ نماز کو درست اور مکمل ہونے میں صفوں کی درستی بھی داخل ہے۔ روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفوں کی درستی کیلئے ایک شخص کو مقرر کرتے تھے اور جب تک آپؓ کو یہ خبر نہ ہوجاتی کہ صفیں برابر ہوگئی ہیں اس وقت تک اللّٰہ اکبر نہ کہتے تھے۔ روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس بات کی حفاظت ونگہداشت کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کو نام لے کر فرمایا کرتے تھے کہ تم آگے بڑھو اور تم پیچھے ہٹو (1)۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو درست کرلیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو الٹ دے گا (2)۔

صبح وعصر کی نماز کے بعد ذکر الٰہی:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک ایسی قوم کے ساتھ نماز صبح کے بعد سورج نکلنے تک میرا بیٹھنا جو خدا کا ذکر کریں میرے نزدیک حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیغمبر کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک ایسے لوگوں میں میرا بیٹھنا جو خدا کا ذکر کریں میرے نزدیک

1۔ ترمذی شریف

2۔ صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد اول، کتاب الاذان، حدیث 679

Marfat.com

اس سے بہتر ہے کہ میں چار غلام آزاد کروں [1]۔

نماز میں جمائی نہ لی جائے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں سے جب کسی کو نماز کے اندر جمائی آئے تو وہ امکان بھر اس کو روکے اس لیے کہ جمائی کے وقت شیطان منہ میں گھس جاتا ہے اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اس کو روکے جب تک ممکن ہو اور ہاں نہ کہے اس لیے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے وہ اس سے ہنستا ہے [2]۔

نماز میں رونا:

حضرت مطرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبداللہ بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے اندر سے ایسی آواز آرہی تھی جیسی کہ دیگ کے جوش کرنے کی آواز ہوتی ہے یعنی آپ ﷺ رو رہے تھے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا اور آپ کے منہ سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسی کہ چکی کی آواز ہوتی ہے اور یہ آپ کے رونے کی آواز تھی [3]۔

1۔ مشکوٰۃ شریف، جلد اول، حدیث 899

2۔ مشکوٰۃ شریف، جلد اول، حدیث 913

3۔ مشکوٰۃ شریف، جلد اول، حدیث 926

Marfat.com

تین وقتوں میں نماز نہ پڑھنا:

حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عامر کہتے ہیں کہ تین وقتوں میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ ﷺ ہم کو منع فرمایا کرتے تھے اور انہیں وقتوں میں مردوں کو دفن کرنے (یعنی نماز جنازہ پڑھنے) سے منع فرماتے تھے ایک تو آفتاب نکلنے کے وقت دوسرے اس وقت کہ دوپہر کا سایہ قائم ہو یہاں تک کہ آفتاب کا سایہ قائم ہو یہاں تک کہ آفتاب کا سایہ ڈھل جائے اور تیسرے اس وقت جبکہ آفتاب غروب ہونے لگے یہاں تک کہ غروب ہو جائے [1]۔

رفع حاجت سے فارغ ہو کر نماز پڑھنا:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ارقم کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کسی کو پاخانہ کی حاجت ہو تو پہلے پاخانہ جائے [2]۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ:

بسر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں حضرت ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ انہوں نے رسول ﷺ سے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے متعلق کیا سنا ہے؟ حضرت ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

1۔ مشکوٰۃ شریف، جلد اول، حدیث 964

2۔ مشکوٰۃ شریف، جلد اول، حدیث 992

Marfat.com

نے فرمایا کہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر نمازی کے آگے گزرنے والا جانے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو وہ آگے سے گزرنے کی بجائے چالیس سال کھڑے رہنے کو بہتر شمار کرے [1]۔

نماز باجماعت کی اہمیت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ باجماعت نماز کو تمہارے تنہا نماز پڑھنے کی نماز پر پچیس درجے فضیلت ہے اور نماز فجر میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو'' اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا۔ شعیب نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اسے ستائیس گنا فضیلت حاصل ہے [2]۔

فرض نمازوں کے بعد ذکر کرنا:

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جبکہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہو جائیں۔ یہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک سے رائج تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں لوگوں کے فارغ ہونے (نماز سے) کو اسی سے جان لیتا جبکہ اس (اس بلند آواز سے ذکر کرنے) کو سنتا [3]۔

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم اردو، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 483
2۔ صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد اول، کتاب الاذان، حدیث 617
3۔ صحیح بخاری مترجم، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 798

Marfat.com

جب درمیانی قعدہ رہ جائے:

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی نماز کی دو رکعتیں پڑھائیں اور قعدہ میں بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز پوری کر لی اور ہم نے آپ ﷺ کے سلام پھیرنے کو دیکھا تو آپ ﷺ نے سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اور بیٹھے ہوئے دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیرا[1]۔

قیلولہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے لیے حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا چمڑے کا گدا بچھایا کرتیں اور آپ ﷺ اس گدے پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے[2]۔

بروز جمعہ شریعت پر عمل کرنا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فطرت کے کاموں میں سے موئے زیر ناف کا صاف کرنا، ناخن کا کاٹنا اور مونچھوں کا پست کرنا ہے[3] ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

1۔ صحیح بخاری شریف، جلد اول، کتاب السھو، حدیث 1145
2۔ بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب الاستئذان، حدیث 1211
3۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب اللباس، ص 342

Marfat.com

پیدائشی یا فطری پانچ باتیں مسلمان پر لازم ہیں (1) ختنہ کروانا، (2) موئے زیر ناف کی صفائی کرنا، (3) مونچھیں کٹوانا، (4) ناخن تراشنا اور (5) بغلوں کے بال اتارنا[1]۔

نماز جمعہ سے پہلے چار رکعت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جمعہ سے قبل چار رکعت پڑھتے اور درمیان میں سلام نہ پھیرتے[2]۔

نماز جمعہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہتر دن جس میں آفتاب نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن جنت میں داخل ہوئے اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قائم نہ ہوگی قیامت مگر جمعہ کو، جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ اس گھڑی میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا کرے گا۔[3]

نماز ظہر اور نماز جمعہ دونوں ادا کرنا:

ابو العالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اس نے کہا میں نے کہا عبد اللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمعہ کے دن امیروں کے پیچھے

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب اللباس، ص343

2۔ سنن ابن ماجہ شریف

3۔ غنیۃ الطالبین، از حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ ، ص433-434

Marfat.com

ہم نماز پڑھتے ہیں، تو وہ نماز جمعہ کو دیر سے پڑھتے ہیں کہا ابوالعالیہ نے کہ عبداللہ بن صامت نے میرے ران کو ایک تھپکی دی جس نے مجھے تکلیف دی اور کہا عبداللہ بن صامت نے کہ میں نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا تو ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے ران کو بھی تھپکی دے کر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز اپنے وقت پر ظہر کی پڑھ لو اور ان کے ساتھ ہی (جمعہ) پڑھ لو، جمعہ نفلی ہو جائے گا ابوالعالیہ نے کہا اور عبداللہ نے مجھے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ران کو بھی اپنا ہاتھ مار کر تھپکی دی۔

صحاح کی اس حدیث مصطفیٰ ﷺ سے ثابت ہوا کہ جمعہ اگر بشرائط خود صحیح نہ ہو تو جمعہ کو با جماعت پڑھا جائے تو وہ نفلی ہوگا اور نماز ظہر علیحدہ پڑھی جائے وہ فریضہ ادا ہو جائے گی۔ تو جمعہ کے دن جمعہ کی نماز اور ظہر کی نماز دونوں کا ایک وقت میں پڑھنا حدیث مصطفیٰ ﷺ سے ثابت ہو گیا۔ (1)

جمعہ اور پیر کا روزہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پیش کیے جاتے ہیں (خدا کے دربار میں) اعمال پیر اور جمعرات کے دن پس میں پسند کرتا ہوں کس کو! کہ میرے اعمال پیش کیے جائیں اور میں روزہ سے ہوں۔ (2)

1۔ مقیاس صلوۃ، باب الجمعہ، ص260

2۔ مشکوۃ، جلد اول، حدیث 1946

Marfat.com

غسل بروز جمعہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لیے آئے تو غسل کر لینا چاہیے۔ (1)

جمعہ کے دن اچھے کپڑے پہننا:

حضور ﷺ نئے کپڑے عموماً جمعہ کے دن پہنتے تھے۔ (2)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم لوگوں میں سے اگر کوئی جمعہ کی نماز کے لیے علاوہ کاروباری یا محنت مزدوری کے لباس کے دو اور کپڑے بنا لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (3)

جمعہ کے لیے خوشبو لگانا:

عمرو بن سلیم انصاری نے فرمایا! کہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ پر گواہی دیتا ہوں کہ اور انہوں نے فرمایا! میں رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے روز خوشبو لگانا ہر بالغ پر واجب ہے جب کہ میسر ہو۔ (4)

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الجمعہ، حدیث 830

2۔ محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی

3۔ مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اول، حدیث 1296

4۔ صحیح بخاری شریف مترجم: کتاب الجمعہ، جلد اول، حدیث 833

Marfat.com

نماز جمعہ کا وقت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ پڑھا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا۔[1]

جمعہ کے روز دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے:

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے روز غسل کرے اور جتنی ہو سکے پاکی حاصل کرے، پھر تیل یا خوشبو لگائے پھر روانہ ہو اور دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے پس نمازی کے دوسرے جمعہ تک کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[2]

خطبہ کے دوران دوزانو بیٹھنا:

خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔[3]

خطبہ غور سے سننا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جب جمعہ کا روز ہو تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلے آنے والوں کو لکھتے رہتے ہیں۔ جلد آنے والوں کی مثال اونٹ کی قربانی دینے والے جیسی ہے پھر اس جیسی جو گائے کی قربانی

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد اول، کتاب الجمعہ، حدیث 855

2۔ صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد اول، کتاب الجمعہ، حدیث 861

3۔ بہار شریعت بحوالہ عالمگیر، درمختار وغیرہ

Marfat.com

دے، پھر دنبہ، پھر مرغی، پھر انڈا جب امام نکل آئے تو اپنی ڈائریاں بند کر کے وعظ و نصیحت کو غور سے سنتے ہیں۔ (1)

کوئی آدمی دوسرے کی جگہ نہ بیٹھے:

نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں بیٹھے۔ میں نے نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جمعہ میں؟ فرمایا کہ جمعہ اور دوسری نمازوں میں بھی یہی حکم ہے۔ (2)

خطبہ کے دوران خاموش رہنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جمعہ کے روز اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو حرکت کی۔ (3)

عصا پر خطبہ دینا:

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب میدان جنگ میں خطبہ دیتے تو کمان پر دیتے اور جب جمعہ کے دن دیتے تو عصا پر دیتے۔ (4)

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد اول، کتاب الجمعہ، حدیث 880

2۔ صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد اول، کتاب الجمعہ، حدیث 862

3۔ صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جدل اول، کتاب الجمعہ، حدیث 885

4۔ سنن ابن ماجہ شریف

Marfat.com

کھڑے ہو کر خطبہ دینا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر بیٹھتے، پھر کھڑے ہو جاتے جیسے تم اب کرتے ہو۔ (1)

جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز بڑھ گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا بات ہے؟ عرض کی کہ آپ ﷺ نے نماز کے بعد (سہو کے) دو سجدے کئے۔ (2)

نماز عصر ترک کرنے سے اعمال کا ضائع ہونا:

- یحییٰ بن ابو کثیر سے روایت ہے کہ ہم ایک ابر آلودہ دن میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ فرمایا کہ نماز میں جلدی کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے نماز عصر ترک کر دی اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔ (3)

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الجمعہ، حدیث 871
2۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، ابواب السہو، حدیث 1147
3۔ صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد اول، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، حدیث 564

Marfat.com

نماز فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنا منع ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس پسندیدہ حضرات نے شہادت دی اور میرے نزدیک ان میں سب سے پسندیدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج چمکنے لگے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔ (1)

نماز مغرب کے بعد دعا مانگنا:

حضرت مسلم بن الحارث رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خصوصیت کے ساتھ تلقین فرمائی کہ جب تم مغرب کی نماز ختم کرو تو کسی آدمی سے بات کرنے سے پہلے سات دفعہ یہ دعا کرو: "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار" اے اللہ! مجھے دوزخ سے پناہ دے) تم نے مغرب کے بعد اگر یہ دعا کی اور اسی رات میں تم کو موت آگئی تو دوزخ سے تمہارے بچاؤ کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور اسی طرح جب تم صبح کی نماز پڑھو تو کسی آدمی سے بات کرنے سے پہلے سات دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرو "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار" اے اللہ! مجھے دوزخ سے پناہ دے) اگر اس دن تمہاری موت مقدر ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم کو دوزخ سے بچانے کا حکم ہو جائے گا۔ (2)

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد اول، کتاب مواقیت الصلوۃ، حدیث 551

2۔ معارف الحدیث، جلد 5، کتاب الاذکار والدعوات، ص 160، بحوالہ سنن ابی داؤد

Marfat.com

نفلی روزے رکھنا:

نبی کریم ﷺ کا رمضان المبارک کے علاوہ پورے شعبان کے روزے، ذوالحجہ کے نو ابتدائی ایام، یوم عاشورہ، ہر ماہ کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں ہر ہفتے میں سے دو دن پیر اور جمعرات کے روزے رکھنے کا بھی معمول تھا، اس کے علاوہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ روزے رکھتے تو اتنے رکھتے کہ محسوس ہوتا تھا اب آپ ﷺ کبھی افطار نہیں کریں گے اور جب افطار کرتے تھے تو لگتا تھا کہ اب آپ ﷺ کبھی روزے نہیں رکھیں گے۔ (1)

نفلی روزہ کا ثواب:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص روزہ رکھے خدا کی راہ میں ایک دن کا، دور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ستر برس کی راہ پر دوزخ سے۔ (2)

حضور ﷺ کی نجی زندگی:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ خود اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا۔ آپ ﷺ آدمیوں میں سے ایک آدمی تھے۔ اپنے کپڑوں کی دیکھ بھال خود ہی کر لیتے۔ بکری کا دودھ خود دوہتے اور اپنی ضرورتیں خود ہی

1۔ سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 210

2۔ مشکوۃ شریف، جلد اول، حدیث 1943

Marfat.com

پوری کر لیتے نیز اپنے کپڑوں کو خود ہی پیوند لگا لیتے۔ اپنے جوتے کی مرمت کر لیتے اور یہ کہ اپنے ڈول کو ٹانکے لگا لیتے، بوجھ اٹھاتے، جانوروں کو چارہ ڈالتے کوئی خادم ہوتا تو اس کے ساتھ مل کر کام کرا دیتے، اس کے ساتھ آٹا پسوا دیتے۔ کبھی اکیلے ہی مشقت کر لیتے۔ بازار جانے میں عار نہ تھی۔ خود ہی سودا سلف لاتے اور ضرورت کی چیزیں ایک کپڑے میں باندھ کر اٹھا لاتے۔

لوگوں نے یہ بھی دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب گھر میں ہوتے کیا رنگ رہتا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: ''الین الناس بساما ضاحکا'' (سب سے زیادہ نرم خو، متبسم، خندہ جبیں!) اور آپ ﷺ کی شان یہ تھی کہ ''کبھی کسی خادم کو جھڑکا نہیں''۔ حق یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی بھی اپنے اہل و عیال کے لیے شفیق نہ تھا۔ (1)

ایک بار حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوچھنے پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں آتے تو اپنا وقت تین طرح کی مصروفیتوں میں صرف کرتے۔ کچھ وقت خدا کی عبادت میں صرف ہوتا۔ کچھ وقت اہل و عیال کے لیے تھا اور کچھ وقت اپنے آرام کے لیے۔ پھر انہی اوقات میں سے ایک حصہ ملاقاتیوں کے لیے نکالتے جن میں مسجد کی عام مجالس کے علاوہ خصوصی گفتگو کرنے والے احباب یا مہمان

1۔ مسلم

Marfat.com

آ کر ملتے یا کچھ لوگ ضروریات وحاجات لے کر آتے۔ دیکھا جائے تو آرام کے لیے بہت ہی کم وقت رہ جاتا تھا۔(1)

ازواج مطہرات سے بات چیت:

نبی کریم ﷺ کا گھر نمونے کا گھر تھا۔ راتوں کو جب حضور ﷺ بستر پر ہوتے تو اہل وعیال سے عام باتیں ہوتیں۔ کبھی گھریلو امور پر، کبھی عام مسلمانوں کے مسائل پر۔ یہاں تک کہ کبھی قصہ کہانی بھی سناتے۔ ایک بار آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ام زرع کی کہانی بیان کی۔ اس کہانی میں گیارہ عورتیں اپنے اپنے خاوندوں کا کردار آپس میں بیان کرتی ہیں۔ ان میں سے ایک عورت ام زرع اپنے خاوند ابوزرع کا من موہنا کردار پیش کرتی ہے۔ خاتمے پر حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں بھی تمہارے حق میں ویسا ہی ہوں جیسا کہ ابوزرع ام زرع کے لیے تھا۔ اسی طرح کسی دوسرے موقع پر کوئی قصہ سنایا تو سننے والیوں میں سے ایک نے کہا کہ یہ تو خرافہ کے قصوں جیسا ہے۔ حضور ﷺ نے کہا کہ جانتی بھی ہو کہ خرافہ کی کیا حقیقت تھی۔ پھر آپ ﷺ نے خرافہ کی روایتی شخصیت کا قصہ بھی بیان کیا کہ بنو عذرہ کے اس آدمی کو جن پکڑ کر لے گئے تھے اور کچھ عرصہ کے بعد واپس چھوڑ گئے۔ (2)

1۔ محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی، ص109

2۔ محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی، ص110-111

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا ماحول:

ازواج مطہرات کے نان ونفقہ اور مختلف ضروریات کا انتظام بھی آپ ﷺ کو کرنا ہوتا پھر ان کی تعلیم وتربیت بھی آپ ﷺ کے ذمہ تھی۔ پھر انہی کے ذریعے طبقہ خواتین کی اصلاح کا کام جاری رہتا۔ عورتیں اپنے مسائل لے کر آتیں اور ازواج مطہرات کی معرفت دریافت کرتیں۔ اس کے باوجود گھر کی فضا کو آپ ﷺ نے کبھی خشک اور بوجھل نہ بننے دیا اور نہ اس میں کوئی مصنوعی انداز پیدا ہونے دیا۔ گھر ایک انسانی گھر کی طرح تھا جس کی فضا میں فطری جذبات کا مدو جزر رہتا۔ اس میں آنسوؤں کی چمک بھی ہوتی اور تبسموں کی لمعانی بھی، محبتیں بھی کارفرما تھیں اور کبھی کبھار رشک کا کھچاؤ بھی پیدا ہوتا۔ پریشانیاں بھی رہتیں اور تفریح کے لمحات بھی آتے۔ حضور ﷺ اس باغ میں آتے تو نسیم کے جھونکے کی طرح آتے اور ایک عجیب شگفتگی پھیل جاتی۔ بات چیت ہوتی، کبھی کبھی قصہ گوئی بھی ہوتی اور دلچسپ لطائف بھی وقوع میں آتے، مثلاً اپنا ایک واقعہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خزیرہ (گوشت کا قیمہ کر کے پانی میں پکاتے اور پھر اس پر آٹا چھڑکتے جو ساتھ ہی پکتا) تیار کیا۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی موجود تھیں اور رسول اللہ ﷺ دونوں کے درمیان بیٹھے تھے۔ بے تکلفی کی فضا تھی۔ میں نے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ کھاؤ، انہوں نے انکار کیا پھر اصرار سے کہا کہ کھاؤ، انہوں نے انکار کیا پھر اصرار سے کہا

Marfat.com

کہ تمہیں ضرور کھانا ہوگا۔ انہوں نے پھر انکار کیا۔ ادھر سے پھر کہا گیا کہ اس میں سے کھاؤ ورنہ اٹھا کر تمہارے منہ پر مل دوں گی۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی ہٹ دکھائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خزیرہ میں ہاتھ ڈالا اور واقعی حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چہرے پر لیپ دیا۔ اس بے تکلفی پر حضور ﷺ خوب ہنسے اور سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ تم اس کے منہ پر ملو تا کہ حساب برابر ہو جائے چنانچہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ حضور ﷺ مکرر ہنسے۔ (1)

گھر اور ساز و سامان:

گھر اور اس کے ساز و سامان کے متعلق آپ ﷺ کا نقطہ نظر یہ تھا کہ زندگی اس طرح گزاری جائے جیسے مسافر گزارتا ہے فرمایا کہ میری مثال اس مسافر کی سی ہے جو تھوڑی دیر کے لیے سائے میں آرام کرے اور پھر اپنی راہ لے۔ مراد یہ ہے کہ جو لوگ آخرت کو منتہا بنائیں اور دنیوی زندگی کو ادائے فرض یا امتحان کے طور پر گزاریں اور جنہیں یہاں کسی بڑے نصب العین کے لیے جدوجہد کرنی ہو ان کے لیے کیا موقع ہے کہ اعلیٰ درجہ کے مسکن بنائیں اور ان کو ساز و سامان سے آراستہ کریں اور پھر ان میں مگن رہ کر لطف اٹھائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے نہ اعلیٰ درجہ کی عمارتیں بنائیں اور نہ ان میں اسباب جمع کیے اور نہ ان کی زینت و آرائش کی۔ ان کے گھر بس "بہترین مسافرانہ قیام گاہیں تھیں"۔

1۔ محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی، ص 110

Marfat.com

ان میں گرمی سردی سے بچنے کا اہتمام تھا، جانوروں کی مداخلت سے بچاؤ کا انتظام تھا، پردہ داری کا بندوبست تھا اور حفظان صحت کے ضروری پہلو ملحوظ تھے۔ حضور ﷺ نے مسجد کے ساتھ ازواج کے لیے حجرات بنوا لیے تھے۔ بجز صفائی کے اور کسی طرح کی آرائش نہ تھی۔ صفائی میں ذوق نبوت یہاں تک تھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تاکید فرمائی ”گھروں کے آنگن صاف رکھو“۔

سازوسامان میں چند برتن نہایت سادہ قسم کے تھے۔ مثلاً ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ جس پر لوہے کے پتر لگے ہوئے تھے اور کھانے پینے میں اس کا بکثرت استعمال ہوتا تھا۔ خوراک کا سامان جمع تو کیا ہوتا روز کا روز بھی کافی مقدار میں میسر نہ ہوا۔ بستر چمڑے کے گدے پر مشتمل تھا۔ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ بان کی بنی ہوئی چارپائی رکھتے۔ ٹاٹ کا بستر بھی استعمال میں رہا۔ جو دوہرا کر کے بچھایا جاتا۔ ایک بار چوہرا کر کے بچھایا گیا تو صبح دریافت فرمایا کہ آج کیا خصوصیت تھی کہ مجھے گہری نیند آئی اور تہجد چھوٹ گئی۔ معلوم ہونے پر حکم دیا کہ بستر کو پہلے ہی حال پر رہنے دیا جائے۔ زمین پر چٹائی بچھا کر بھی لیٹنے کا معمول تھا۔ بعض اوقات کھری چارپائی کے نشانات بدن پر دیکھ کر رفقائے خاص (مثلاً حضرت عمرؓ و عبداللہ بن مسعود) رو دیئے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ ایلاء کے زمانے میں حضور ﷺ کو اس عالم میں دیکھا کہ: ”آپ ﷺ کھری چارپائی پر لیٹے ہیں اور جسم

Marfat.com

پر نشان پڑ گئے ہیں۔ ادھر ادھر دیکھا تو ایک طرف مٹھی بھر جو رکھے ہوئے ہیں۔ ایک کونے میں کسی جانور کی کھال کیلی سے لٹک رہی ہے، یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے"۔ حضور ﷺ نے رونے کا سبب پوچھا تو عرض کی کہ "قیصر و کسریٰ تو عیش کریں اور آپ ﷺ کا یہ حال رہے" فرمایا: عمر! کیا تم اس پر خوش نہیں کہ وہ دنیا لے جائیں اور ہمیں آخرت ملے"۔ (1)

شادی:

ہم نے معاشرتی طور پر شادی کو محض رسم بنا رکھا ہے حالانکہ یہ حضور ﷺ کی سنت ہے۔ سیرت نگاروں کی متفقہ رائے کے مطابق آپ ﷺ نے یک بعد دیگرے گیارہ شادیاں کیں۔ ازواج مطہرات کے نام حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ (2)

1۔ محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی، ص 111
2۔ سیرت رسول عربی ﷺ: علامہ نور بخش صاحب توکلی، ص 689

Marfat.com

عورتوں کو مہندی لگانے کا حکم:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے ہاتھ نکال کر اشارہ کیا کہ اس کے ہاتھ میں رسول اللہ ﷺ کے نام ایک خط ہے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا میں نہیں جانتا کہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا۔ اس عورت نے کہا یہ ہاتھ عورت کا ہے آپ ﷺ نے فرمایا! : اگر عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کے رنگ کو بدل دیتی یعنی ان پر مہندی لگاتی۔ (1)

عورت کا پردہ:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عورت پردہ میں رہنے والی شے ہے جب وہ باہر نکل جاتی ہے تو شیطان اسے تکنے لگتا ہے''۔ (2)

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورت جب اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم الشان ہوتی ہے، عورت کے لیے رضائے الٰہی کے حصول کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ چراغ خانہ رہے اور شوہر کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ (3)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''عورت پردہ میں رہنے والی چیز ہے اور جب وہ اپنے گھر سے باہر نکل جاتی ہے تو شیطان اسے تکنے لگتا ہے،

1۔ مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم، حدیث 4244

2۔ مختصر کتاب الکبائر، امام شمس الدین ذہبیؒ، وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد مملکت سعودی عرب، ص 56

3۔ ایضاً

Marfat.com

حالانکہ وہ اپنے گھر کی کوٹھری میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے قریب ترین رہتی ہے"۔ (1)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے"۔ (2)

ولیمہ:

ولیمے کو لوگ رسم سمجھ کر ولیمہ کرتے ہیں یا پھر یہ کہ اپنی بڑائی دکھانے کے لیے یا اپنی امارت ظاہر کرنے کے لیے حالانکہ یہ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی سنت ہے اور اگر اس رسم کو بطور سنت ادا کیا جائے تو پھر دونوں فوائد حاصل ہو جاتے ہیں لوگوں پر امارت کا اظہار بھی ہو جاتا ہے اور سنت کی ادائیگی بھی۔ دین بھی ملتا ہے اور دنیا بھی۔ ولیمہ کرنا چاہیے خواہ ایک بکری ذبح کی جائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسی زوجہ مطہرہ کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کیا تھا۔ یہ ولیمہ آپ ﷺ نے ایک بکری سے کیا تھا۔ (3)

جس جان کا دنیا میں آنا لکھ دیا گیا ہے:

عزل میں بھی خاندانی منصوبہ بندی کی ایک شکل ہے جس کے متعلق

1۔ مختصر کتاب الکبائر، امام شمس الدین ذہبیؒ، وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد مملکت سعودی عرب، ص 57

2۔ ایضاً

3۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب النکاح، حدیث 154

Marfat.com

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس جان کا پیدا ہونا لکھا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی، لہٰذا ضبط تولید کے طریقے اپنانے سے شرح پیدائش میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ! ہم قیدی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور ان کی ہم قیمتیں بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا عزل کے متعلق آپ ﷺ کا ارشاد کیا ہے؟ فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو اس کا کرنا یا نہ کرنا تمہارے لیے ضروری نہیں ہے کیونکہ خدا نے جس جان کا پیدا ہونا لکھا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔ (1)

ازواج مطہرات سے محبت:

آپ ﷺ کو ازواج مطہرات کے ساتھ سچی محبت تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ایک ہی پیالہ میں پانی پیتے اور جہاں وہ منہ لگاتیں وہیں منہ لگاتے۔ انصار کی بچیوں کو بلواتے تاکہ وہ ان کے ساتھ کھیلیں۔ حبشیوں کے ورزشی کرتب اس انداز سے دکھائے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ٹھوڑی آپ ﷺ کے کندھے پر تھی۔ ''بار بار پوچھتے کہ کیا تم سیر ہو گئی ہو؟'' وہ کہتیں ''ابھی نہیں'' دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اونٹ پر سوار کرانے کے لیے آپ ﷺ اپنا گھٹنا بڑھا دیتے اور اس پر اپنا پیر رکھ کر سوار ہو

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب البیوع، حدیث 2077

Marfat.com

جاتیں۔ایک مرتبہ سفر میں ناقہ کا پاؤں پھسلا اور حضور ﷺ اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں گر پڑے۔حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتھ تھے۔دوڑے ہوئے آپ ﷺ کے پاس آئے۔آپ ﷺ نے فرمایا پہلے خاتون کی طرف توجہ کرو۔ایک بار ساربان نے اونٹوں کو تیز چلایا تو آپ ﷺ فرمانے لگے" دیکھو! آبگینے ہیں آبگینے! ذرا احتیاط سے۔اسی محبت کی وجہ سے ایک بار شہد نہ کھانے کی قسم کھالی تھی حکم آیا کہ" حلال شے کو حرام نہ کرو"۔(1)

عورتوں کو تبلیغ کرنا:

روایت ہے کہ خواتین نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ ہمارے لیے کوئی ایک دن مقرر فرمائیں جس دن ہم آپ کے ارشادات سن سکیں۔اس پر آپ ﷺ نے ان کے لیے ایک الگ دن مقرر فرما دیا اس دن آپ ﷺ عورتوں کی مجلس میں تشریف لے جاتے اور ان کو وعظ و نصیحت فرماتے۔(2)

بچوں سے محبت:

اپنے بچوں کے لیے بھی حضور ﷺ کے جذبات بڑے گہرے تھے۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رضاعت کے لیے ایک لوہار کے گھر میں مدینہ کے بالائی حصے میں رکھا گیا تھا۔ان کو دیکھنے کے لیے حضور ﷺ

1۔ محسن انسانیت ﷺ :نعیم صدیقی، ص116

2۔ سیرت خیر الانام ﷺ :اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص301

Marfat.com

خاصہ فاصلہ چل کر تشریف لے جاتے۔ گھر میں دھواں بھرا ہوتا مگر وہاں بیٹھتے اور بچے کو گود میں لے کر پیار کرتے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آتیں تو اٹھ کر استقبال کرتے۔ خود تشریف لے جاتے۔ اپنی کہتے، ان کی سنتے، ان کے صاحبزادوں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت ہی پیار تھا۔ ان کو گود میں لیتے، ان کو کندھوں پر سوار کرتے ان کے لیے گھوڑا بنتے۔ حالت نماز میں بھی ان کو کندھوں پر بیٹھنے دیتے ایک بار اقرع بن حابس نے آپ ﷺ کو جناب حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بوسہ لیتے دیکھا تو تعجب سے کہا کہ میرے تو دس بیٹے ہیں، میں نے کبھی کسی کو پیار نہیں کیا۔ مگر آپ ﷺ بوسہ لیتے ہیں۔ فرمایا "جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا"۔ (1)

سونے سے پہلے عمل:

حضور ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سونے سے پہلے 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ گنتی میں تو سو ہیں مگر میزان عمل میں پورے ہزار ہیں۔ (2)

سونے کا طریقہ:

سونے کے لیے سیدھی کروٹ سوتے اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر داہنا

1۔ محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی، ص116

2۔ سیرت خیر الانام ﷺ: شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص203

Marfat.com

رخسار کھ لیتے۔ کبھی چت بھی لیٹتے اور پاؤں پر پاؤں بھی رکھ لیتے۔ مگر ستر کو ڈھانپ کرر کھتے۔ پیٹ کے بل اوندھا لیٹنا سخت ناپسند تھا اور اس سے منع فرماتے تھے۔ ایسے تاریک گھر میں سونا پسند نہ تھا جس میں چراغ نہ جلایا گیا ہو۔ کھلی چھت پر جس کی پردے کی دیوار نہ ہو سونا اچھا نہ سمجھتے، وضو کر کے سونے کی عادت تھی اور سوتے وقت مختلف دعائیں پڑھنے کے علاوہ آخری تین سورتیں (سورہ اخلاص اور معوذتین) پڑھ کر بدن پر دم کر لیتے۔ سوتے ہوئے ہلکی آواز سے خراٹے لیتے۔ رات میں قضائے حاجت کے لیے اٹھتے تو فارغ ہونے کے بعد ہاتھ منہ ضرور دھو لیتے۔ سونے کے لیے ایک تہہ بند علیحدہ تھا۔ کرتا اتار کر لٹکا دیتے۔ (1)

بچھونا:

آپ ﷺ کھجور کی چٹائی پر لیٹتے تھے جس کے نشان آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پڑ جاتے تھے۔ ایک رات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گدے کو نرم کرنے کے لیے اس کی چار تہیں بنا دیں مگر آپ ﷺ نے اس کو دوبارہ سابقہ حالت پر لگانے کا حکم دیا۔ (2)

رات کو سونے سے پہلے آگ بجھانا:

رات کو سونے سے پہلے آگ بجھانا سنت ہے۔ اس سنت پر عمل کرنے سے آدمی آگ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

1۔ محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی، ص 114

2۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص 92

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مدینہ منورہ میں رات کے وقت ایک گھر کو گھر والوں سمیت آگ لگی۔ جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ان کا واقعہ عرض کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے، جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو(1)

آنکھوں میں سرمہ لگانا:

حضور نبی کریم ﷺ سونے سے پہلے دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ بھی ڈالتے تھے۔(2)

رات کو جاگنے کے بعد عمل:

حضور ﷺ نے فرمایا: اگر اتفاقاً رات کو آنکھ کھل جائے تو یہ دعا پڑھا کرو"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اللہ پاک ہے اور تمام تعریفوں کے لائق ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور کوئی طاقت اور قدرت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔ اے اللہ تو میری بخشش فرما"۔(3)

مسجد بنانا:

حضرت عبید اللہ خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد دوم، کتاب الاستعدان، حدیث 1222

2۔ سیرت خیر الانام ﷺ، جامعہ پنجاب لاہور، ص 202

3۔ سیرت خیر الانام ﷺ: شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 204

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ لوگ ان کے متعلق باتیں کر رہے تھے رسول اللہ ﷺ کی مسجد کو بنانے کے سلسلے میں کہ تم میرا کثرت سے ذکر کر رہے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسجد بنائے۔ بکیر کا قول ہے کہ شائد انہوں نے فرمایا: رضائے الٰہی چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ہی مکان جنت میں بنا دیتا ہے۔(1)

گھر اور مسجد میں نماز:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، فضل مکہ، حدیث ۱۱۱۰) چنانچہ فرض نمازیں مسجد میں باجماعت اور نفل نمازیں گھر میں تنہا پڑھنا، آنحضرت ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔(2)

مسجد میں آنا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھتے اور باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے باہر رکھتے۔ مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ حتیٰ الامکان اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتداء کرنے کو پسند فرماتے تھے مثلاً طہارت، کنگھی

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الصلوۃ، حدیث 434

2۔ سیرت خیر الانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ص 208

Marfat.com

کرنے اور جوتے پہننے میں۔ (1)

مسجد میں دوڑنا منع:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑ کر نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ اور تمہارے لیے سکون اور اطمینان لازم ہے۔ پس جتنی نماز مل جائے پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔ (2)

بدبودار اشیاء سے کراہت:

حضور نبی کریم ﷺ کو بدبودار اشیاء (مثلاً کچے پیاز اور لہسن وغیرہ) سے کراہت تھی اس لیے آپ ﷺ ایسی بدبودار اشیاء کو تناول کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے جو کوئی ان اشیاء کو کھائے وہ مسجد میں نہ آئے۔ (3)

مردے کو بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دینا:

مردے کو پانی میں بیری کے پتے ملا کر غسل دینا اور نہلانے کے بعد کافور لگانا محض رسم نہیں ہے بلکہ یہ سنت نبوی ﷺ کے عین مطابق ہے۔

چنانچہ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی وفات پا گئیں تو آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اسے

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الصلوۃ، حدیث 411
2۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الجمعہ، حدیث 859
3۔ سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 229

Marfat.com

تین یا پانچ دفعہ غسل دینا یا تمہاری رائے ہو تو اس سے بھی زیادہ دفعہ غسل دینا اور ہو سکے تو پانی میں بیری کے پتے ملا کر غسل دینا اور آخر میں کافور ملانا یا کافور والی کوئی چیز۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ وہ فرماتی ہیں جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ ﷺ کو اطلاع کر دی۔ آپ ﷺ نے ہمیں اپنی ازار دی اور فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔ (1)

جنازے میں شرکت کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو جنازے کے ساتھ گیا ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے اور اس کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس پر نماز پڑھی اور اس کے دفن سے فارغ ہوا تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے جبکہ ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جس نے اس پر نماز پڑھی اور اسے دفن کرنے سے پہلے لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔ (2)

جنازے کے لیے کھڑا ہونا:

جب جنازہ گلی کوچوں سے لے کر قبرستان کی طرف لے جایا جاتا ہے تو جنازہ کو دیکھ کر لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں تو یہ محض ایک رسم نہیں ہے بلکہ یہ سنت رسول ﷺ کی پیروی ہے اور سنت کی ادائیگی میں بڑا اجر و ثواب ہے۔

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الجنائز، حدیث 1179

2۔ صحیح بخاری مترجم، جلد اول، کتاب الایمان، حدیث 45

Marfat.com

چنانچہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے اور اس کے ساتھ نہ جانا ہو تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے یا پیچھے چلا جائے یا جانے سے پہلے رکھ دیا جائے۔ (1)

قبر پر سبز ٹہنی گاڑنا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے جن کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ عذاب کبیرہ گناہوں کی وجہ سے نہیں دیا جا رہا تھا بلکہ پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کیے پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیوں کیا؟ شائد اس کے عذاب میں تخفیف رہے جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔ (2)

تبسم:

آپ ﷺ کی ہنسی کبھی مسکراہٹ (تبسم) سے آگے نہیں بڑھی جس میں سامنے کے دانت نمایاں ہو جاتے۔ چہرہ مبارک غصہ میں تمتما اٹھتا کہ اس پر نگاہ کا ٹھہرنا مشکل ہو جاتا اور اس پر پسینے کے قطرے موتی کی طرح چمکتے۔ (3)

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الجنائز، حدیث 1224

2۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الجنائز، حدیث 1271

3۔ سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ جامعہ پنجاب، لاہور، ص 198۔ بحوالہ بخاری شریف جلد 3 صفحہ نمبر 108

Marfat.com

گفتگو:

حضور ﷺ کی زبان نہایت شیریں اور باوقار تھی۔ آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے کہ مخاطب الفاظ گن سکتا تھا جس بات پر خصوصی زور دینا ہوتا اسے کئی بار دہراتے۔ آواز اتنی بلند تھی کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیان کے مطابق رات کو تلاوت کرتے تو ان کے گھر کے صحن میں صاف سنائی دیتی تھی۔ (1)

مزاح:

رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مذاق بھی فرمایا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس سے لطف اٹھاتے۔ حضور ﷺ کا ایک سادہ لوح صحابی تھا جو کوئی زیادہ خوش رو نہ تھا۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اسے مدینہ کے بازار میں جاتے دیکھا۔ حضور ﷺ دبے پاؤں پیچھے سے اس کے پاس گئے، اسے اپنے بازوؤں میں جکڑ لیا اور فرمایا: ''کیا کوئی یہ غلام خریدنا چاہتا ہے''۔ صحابی نے گردن موڑ کر دیکھا کہ اسے کس نے بازوؤں میں لے رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ اس نے اپنی پشت حضور ﷺ کے سینے کے ساتھ زور سے لگاتے ہوئے کہا ''یا رسول اللہ ﷺ اس غلام کی فروخت سے آپ ﷺ کو کچھ زیادہ رقم نہیں ملے گی۔'' رسول اللہ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا ''مگر خدا کی نظروں میں تمہاری قدر و قیمت

1۔ سنن ابن ماجہ شریف

Marfat.com

بہت زیادہ ہے"۔ (1)

ایک موقع پر مجلس میں کھجوریں کھائی گئیں۔ آپ ﷺ مزاح کے طور پر گٹھلیاں نکال نکال کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آگے ڈالتے رہے۔ آخر میں گٹھلیوں کے ڈھیر کی طرف اشارہ کر کے ان سے کہا کہ تم نے تو بہت کھجوریں کھائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے گٹھلیوں سمیت نہیں کھائیں۔

غزوہ خندق کے موقع پر ایک واقعہ کی وجہ سے حضور ﷺ خوب ہنسے اور آپ ﷺ کے دانت (نواجذ) تک دکھائی دیئے۔ ہوا یہ کہ عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیر پھینک رہے تھے ایک دشمن بڑا ہوشیار تھا وہ ڈھال بڑی پھرتی سے چہرے کے سامنے رکھ لیتا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تیر کاری نہیں بیٹھ رہے تھے۔ آخری بار سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیر کمان چڑھایا اور تاک میں رہے کہ موقع ملے تو چھوڑیں۔ اس نے جونہی ڈھال سے سر نکالا۔ تیر سیدھا پیشانی میں پیوست ہو گیا۔ وہ اتنا بری طرح چکرا کر گرا کہ ٹانگیں اوپر کو اٹھ گئیں۔

باہر کے لوگوں کو اس رنگ مزاح کا حال سن کر تعجب ہوتا تھا، کیونکہ ایک تو مذہب کے ساتھ تقشّف کا تصور ہمیشہ موجود رہا ہے اور خدا پرستوں اور متقیوں کی ہمیشہ رونی صورتیں اور خشک طبیعتیں لوگوں کے سامنے رہی ہیں، دوسرے حضور ﷺ کی عبادت، حضور ﷺ کی خشیت، حضور ﷺ کی

1۔ نقوش، رسول ﷺ نمبر 661-662

Marfat.com

بھاری ذمہ داریوں اور حضور ﷺ کے تفکرات کا خیال کرتے ہوئے یہ سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے کہ اس نمونہ انسانیت نے ان مسکراہٹوں کے لیے زندگی کے نقشے میں کیسے جگہ پیدا کی۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ ''کیا رسول اللہ ﷺ کے رفقاء بھی ہنسا کرتے تھے''؟ انہوں نے فرمایا ''ہاں ہنستے تھے اور ان کے دلوں میں پہاڑ سے زیادہ بڑا ایمان تھا (یعنی ہنسی دل لگی ایمان وتقویٰ کی نقیض نہیں ہے) تیروں کا نشانہ (بطور مشق) کرتے ہوئے دوڑتے تھے اور باہم مل کر ہنستے تھے''۔ (1)

نمازِ صبح کے بعد مجلس رہتی اور اس میں جاہلی دور کی باتیں بھی چھڑتیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ رسول اکرم ﷺ بھی خوب ہنستے۔ بچوں سے آپ ﷺ دل لگی کرتے۔ گھر میں ازواج کے ساتھ ہنستے بھی تھے۔ (2)

آپ ﷺ کی چند دعائیں:

قحط اور غلے کی کمی کی دعا: آپ ﷺ نے قریش مکہ کے بارے میں قحط اور غلے کی کمی کی دعا مانگی، یہ دعا قبول ہوئی اور اہل مکہ سخت ترین قحط سالی میں مبتلا کر دیئے گئے حتیٰ کہ انہوں نے اس عرصے میں سوکھے چمڑے تک کھائے (جس طرح قریش مکہ کے تین سالہ معاشی مقاطعہ کے زیر اثر خاندان بنی ہاشم پر یہی دور ابتلا آیا تھا)۔ جب وہ آسمان کی طرف نگاہ اٹھا

1۔ روایت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

2۔ محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی، ص118-119

Marfat.com

کر دیکھتے تو انہیں دھواں سا نظر آتا۔ جب یہ مصیبت حد سے متجاوز ہوئی تو انہوں نے خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے ان کی آہ وزاری سے متاثر ہو کر دعا مانگی۔ جس سے پورے علاقے پر فوری طور خوب بارش برسی۔

روسا قریش کے لیے دعا: اسی طرح رؤسائے قریش نے عین صحن حرم میں آپ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی، چونکہ یہ کعبہ معلیٰ اور نماز جیسے اسلام کے بنیادی رکن اور خدا کے حضور میں کھڑے ہوئے خدا کے پیارے نبی ﷺ کی توہین تھی اس لیے آپ ﷺ نے شر پسندوں کے نام لے کر دعا مانگی، چنانچہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے ان کو غزوہ بدر میں ذلت کی موت مرتے دیکھا۔

بنو ثقیف کے لیے دعا: آپ ﷺ اس امید پر کہ چونکہ قریش مکہ انکار پر مصر ہیں، شاید بنو ثقیف ہی دعوت اسلام قبول کر لیں، طائف تشریف لے گئے۔ اس موقع پر بنو ثقیف نے آپ ﷺ سے جو سلوک روا رکھا وہ دنیا کی تاریخ میں ایک اندوہناک اور افسوسناک واقعہ ہے۔ آپ ﷺ کو اتنے پتھر مارے گئے کہ جسم اطہر لہولہان ہو گیا۔ بنو ثقیف کے اس ناروا سلوک سے رحمت حق کو جوش آیا اور ملک الجبال، حضرت جبرائیل علیہ السلام کی معیت میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بنو ثقیف کو تباہ کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا : کہ اگر بنو ثقیف ایمان نہیں لائے تو عین ممکن ہے کہ ان کی اولاد کو یہ شرف حاصل ہو

Marfat.com

جائے۔آپ ﷺ کا یہ ارشاد گویا اس قوم کے لیے دعائے خیر تھی۔اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سنہ 9 ھ/ 621ء میں پوری قوم بنوثقیف رضا و رغبت سے دائرہ اسلام میں داخل ہوگئی اور یوں آپ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے آثار نمایاں ہوگئے۔

بنو دوس کے لیے دعا: سردار قبیلہ بنودوس، طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عمرو دوسی مشرف با اسلام ہوکر اپنے مستقر کو لوٹ گئے۔انہوں نے تبلیغ دین کا سلسلہ جاری رکھا، مگر ان کی قوم ذرا بھی متاثر نہ ہوئی۔اس پر وہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ قوم دوس کے حق میں بد دعا مانگی جائے۔آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی اور فرمایا: اے اللہ! قوم دوس کو ہدایت فرما اور تمام بنودوس مشرف با سلام ہوگئے۔

قریش مکہ کے حق میں دعائے خیر: غزوہ احد میں مسلمانوں کو اور خود آنحضرت ﷺ کو شاید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔آپ ﷺ ایک خندق میں گر پڑے اور خود آپ ﷺ کے دانتوں میں پیوست ہوگئی، سارا چہرہ لہولہان ہوگیا۔آپ ﷺ کی یہ شدید تکلیف دیکھ کر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے درخواست کی کہ آپ ﷺ ان کے حق میں بد دعا فرمائے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میری قوم کو ہدایت عطا فرما، کیونکہ وہ (میرا مرتبہ) نہیں جانتے۔

غزوہ بدر اور غزوہ احزاب میں دشمن کی ہزیمت کی دعا: غزوہ بدر میں قریش مکہ اور غزوہ احزاب میں پورے جزیرہ عرب کے عرب قبائل اتحاد کر کے

Marfat.com

مدینہ منورہ کے خلاف جارحانہ عزائم لے کر حملہ آور ہوئے تھے۔ غزوہ بدر کے موقع پر آپ ﷺ نے دعا مانگی: اے اللہ! یہ قریش طاقت و غرور کے نشے میں سرمست چلے آتے ہیں ان کے مقابلے پر ہماری مدد فرما اور غزوہ احزاب کے موقع پر آپ ﷺ یہ دعا مانگتے رہے: اے اللہ! لشکروں کو شکست دے اور ان کے قدم ڈگمگا دے۔ چنانچہ دونوں معرکوں میں مسلمان سرخرو رہے۔

بارش کے لیے دعا: ایک دفعہ عہد نبوی ﷺ میں قحط پڑا، انہی دنوں آپ ﷺ ایک خطبہ جمعہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مال تباہ ہو گیا اور عیال بھوک سے نڈھال ہو گئے، ہمارے لیے دعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اسوقت آسمان بالکل صاف تھا، بخدا آپ ﷺ نے ہاتھ ابھی نیچے بھی نہیں کیے تھے کہ ایک گوشے سے بادل نمودار ہوئے اور آپ ﷺ ابھی منبر پر تھے کہ آپ ﷺ کی ریش مبارک پر بارش کے قطرے نظر آنے لگے۔ بارش کا یہ سلسلہ دراز ہو گیا، پورا ہفتہ بارش ہوتی رہی۔ اگلے جمعے کو پھر آپ ﷺ خطبہ جمعہ دے رہے تھے کہ پھر وہی اعرابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: حضور ﷺ! مکانات بھی گرنے لگے، اللہ دعا کیجئے کہ بارش ختم ہو جائے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی اور فرمایا: الٰہی! گرد و نواح پر برسے، ہم پر نہ برسے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ اسی وقت بادل چھٹ گئے اور نماز ختم

Marfat.com

ہونے سے پہلے صاف دھوپ نکل آئی۔ جب آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو یہاں کا موسم اتنا خوشگوار نہیں تھا، اکثر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار پڑ گئے اور انہیں بار بار اپنا وطن یاد آنے لگا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا: الٰہی ! مدینہ منورہ کو بھی ہمارے لیے ویسا ہی محبوب بنا دے جیسا کہ مکہ تھا، بلکہ اس سے بھی زیادہ، الہی ! ہمارے صاع اور مد میں برکت دے اور اس کو ہمارے لیے صحت بخش اور خوشگوار بنا دے۔ یہ دعا حرف بحرف پوری ہوئی۔ اس علاقے کا موسم اور ماحول اتنا خوشگوار ہو گیا کہ مہاجرین اس سے پوری طرح مانوس ہو گئے اور اپنے سابقہ وطن کو بھول گئے۔ موسم کی خوشگواری کا یہ عالم تھا کہ 654ھ میں جب یہاں آتش فشاں کے پھٹنے سے بہت بڑی آگ لگی تو راویوں کا کہنا ہے کہ اس آگ کے باوجود مدینہ میں ہوا ٹھنڈی آتی رہی۔

امت کے لیے دعائے خیر و برکت: آنحضرت ﷺ اکثر فوج کو صبح کے تڑکے روانہ فرماتے۔ صبح خیزی آپ ﷺ کو ہمیشہ پسند تھی اور ہمیشہ کا معمول بھی رہی۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے صبح سویرے اٹھنے والوں کے حق میں دعاے خیر و برکت کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ ! میری امت کو صبح کے اٹھنے میں برکت دے۔ ایک تجارت پیشہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس فرمان نبوی ﷺ پر عمل کرتے ہوئے میں ہمیشہ اپنا سامان تجارت صبح سویرے روانہ کرتا ہوں اور اس کی برکت سے مال کی

Marfat.com

اتنی کثرت ہے کہ رکھنے کو جگہ نہیں ملتی۔

سلطنت کسریٰ کی تباہی کی بددعا: کسریٰ ایران نے نہ صرف مکتوب نبوی ﷺ کی توہین کی تھی، بلکہ اس نے گورنر یمن باذان کو حکم دیا تھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کو گرفتار کر کے اس کے سامنے پیش کرے۔ اس کی اطلاع ملنے پر آپ ﷺ نے بددعا کی اور فرمایا: اے اللہ جس طرح کسریٰ نے میرے خط کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں، تو اسی طرح کسریٰ کی سلطنت کو پارہ پارہ کر دے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں یہ بددعا پوری ہوئی اور سلطنت کسریٰ اسلامی قلمرو میں شامل کر لی گئی اور آخری حکمران کسریٰ یزدگرد خلافت عثمانی میں ایک کسان کے ہاتھوں مارا گیا۔

امت کے حق میں تین دعائیں: آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ میں نے امت کے بارے میں خدا تعالیٰ سے تین دعائیں مانگی تھیں، دو دعائیں قبول ہو گئیں۔ قبول ہونے والی دو دعائیں یہ ہیں کہ اے خدا! میری امت پر کوئی اس طرح کا قحط نہ بھیجنا، جو ان کو مکمل طور پر ہلاک کر دے اور کسی باہر کے ایسے دشمن کو ان پر مسلط نہ کرنا جو ان کو پوری طرح ہلاک کر دے۔ (1)

آداب مجلس:

جب حضور ﷺ کسی مجلس میں جاتے تو اس بات کو ناپسند فرماتے

1۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور جلد 19، ص 285-287

Marfat.com

تھے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تعظیم کے لیے اٹھیں اس لیے آپ ﷺ مجلس کے کنارے پر ہی بیٹھ جاتے۔ کندھوں کو پھاند کر آگے نہیں جاتے تھے۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ میں اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح خدا کا ایک بندہ بیٹھتا ہے۔ اپنے زانو ساتھیوں سے بڑھا کر نہ بیٹھتے۔ کوئی شخص آپ ﷺ کو ملنے کے لیے آتا تو چادر بچھا دیتے۔ آنے والا جب تک خود نہ اٹھتا آپ ﷺ مجلس سے الگ نہ ہوتے۔ (1)

ذرا ذرا سی نیکی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا کہ اس نے راستے میں ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اسے ہٹا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس فعل کو قبول فرمایا اور اسے بخش دیا۔ (2)

ہاتھ، پیشانی اور پہلو چومنا:

اسیر بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ انصار کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پہلو پر بوسہ دیا۔

امام ابان بنت وازع اپنے دادا زارع بن عامر سے روایت کرتی ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابو طالب حبشہ سے واپس آئے تو رسول ﷺ نے ان کے ہاتھ پر بوسہ لیا (3)۔ جب کوئی مسافر سفر

1۔ محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی، ص 105

2۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الاذان، حدیث 620

3۔ نقوش رسول ﷺ نمبر 9، ص 440-441

Marfat.com

سے واپس آتا اور آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تو اس سے معانقہ کرتے اور بعض اوقات پیشانی بھی چوم لیتے۔ (1)

بیت الخلاء جانا:

حضور ﷺ جب رفع حاجت کے لیے جاتے تو پہلے بایاں پاؤں رکھتے اور پھر دایاں پاؤں رکھتے جب رفع حاجت سے فارغ ہوتے تو پہلے دایاں پاؤں رکھتے پھر بایاں پاؤں رکھتے۔

اس لیے بیت الخلاء میں جانے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ بیت الخلاء میں جاتے وقت پہلے بایاں پاؤں داخل کرنا، پھر دایاں پاؤں اور رفع حاجت سے فارغ ہونے کے بعد بیت الخلاء سے پہلے دایاں پاؤں باہر رکھے اور پھر بایاں۔ (2)

خودکاری کا شوق:

نبی کریم ﷺ اپنے کام خود کیا کرتے تھے، آپ ﷺ گھر کے کام کاج میں اپنی ازواج کا ہاتھ بٹاتے۔ کپڑوں میں پیوند لگاتے۔ گھر میں جھاڑو دیتے، دودھ دوہ لیتے۔ بازار سے سودا سلف لے آتے، ڈول درست کر دیتے، اونٹ کو اپنے ہاتھ سے باندھ دیتے، غلام کے ساتھ مل کر آٹا گوندھ دیتے، کوئی جانور بیمار ہو جاتا تو اسے علاج کے طور پر داغ دیتے، کوئی چیز مرمت طلب ہوتی تو اس کی مرمت کر دیتے۔ (3)

1۔ محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی، ص107
2۔ محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی، ص115
3۔ سیرت خیر الانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ص 247-248

Marfat.com

مہمان نوازی:

نبی کریم ﷺ اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح بہت فیاض اور مہمان نواز تھے اور آپ ﷺ مہمان نوازی کو جزو اسلام قرار دیتے تھے۔ آپ ﷺ کا گھر اچھا خاصا مہمان خانہ بنا رہتا تھا۔ آپ ﷺ اپنے مہمانوں کی بنفس نفیس خدمت فرماتے تھے۔ کثرت مہمان نوازی کی وجہ سے آپ ﷺ اور آپ کے گھر والوں کو فاقہ تک کرنا پڑتا مگر آپ ﷺ کی پیشانی پر کبھی کوئی شکن نمودار نہ ہوتی بلکہ آپ رات کو اٹھ اٹھ کر بھی مہمانوں کی خبر گیری فرماتے۔ (1)

ذریعہ معاش:

فدک کی اراضی ایک صلحنامہ کے تحت حضور ﷺ کی ملکیت میں آئی اور اس کی آمدنی سے حضور ﷺ ازواج مطہرات ، بنو ہاشم کے یتیموں اور ناداروں پر مال خرچ فرمایا کرتے تھے اور جو بچ جاتا اس سے مجاہدین کے لیے اسلحہ، سواری کے لیے جانور اور دیگر ضروریات خریدی جاتی تھیں۔ (2)

خادموں سے حسن سلوک:

آپ ﷺ غلاموں کے متعلق فرمایا کرتے تھے "یہ غلام بھی تمہاری طرح کے انسان اور تمہارے بھائی بند ہیں جن کو خدا نے تمہارا مطیع کر دیا ہے انہیں اپنے جیسا کھانا دو، اپنے جیسا کپڑا پہناؤ اور انہیں ان کی طاقت

1۔ سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 271-272

2۔ ضیاء النبی ﷺ، جلد چہارم، ص 276

Marfat.com

سے زیادہ تکلیف نہ دو۔ اگر ایسی صورت ہو تو پھر خود ان کی مدد کرو"۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اگر دن میں ستر مرتبہ بھی خادم غلطی کرے تو اسے معاف کر دیا جائے" خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کو غلاموں کی بہبود اور تعلیم و تربیت کا بہت خیال رہتا تھا۔(1)

آپ ﷺ کے ذاتی خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ "میں نے دس سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں گزارے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے ایک بار بھی نہیں پوچھا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا یا کیوں کیا ہے۔ آپ ﷺ ہمیشہ مجھ سے نہایت شفقت فرماتے تھے"۔(2)

جانوروں سے حسن سلوک:

نبی کریم ﷺ نے بلی پالنے کے عمل کو پسند فرمایا ہے اور آپ ﷺ کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا اصلی نام عبدالرحمٰن ہے، نے ایک بلی کا بچہ پال رکھا تھا جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتا تھا اس لیے حضور ﷺ نے ان کی کنیت ابوہریرہ مقرر فرما دی۔ ہرہ بلی کو کہتے ہیں جس کی تصغیر ہریرہ ہے جس کے معنی ننھی منی بلی یا بلی کا بچہ ہے وہ اس نام سے اس قدر مشہور ہوئے کہ اصلی نام کسی کو یاد ہی نہ رہا۔(3)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص راستے میں چل رہا تھا اسے سخت پیاس لگی اور اسے

1۔ سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب لاہور، ص 270-271

2۔ نقوش، رسول نمبر 659

3۔ اردو انسائیکلوپیڈیا فیروز سنز

Marfat.com

ایک کنواں نظر آیا تو اس شخص نے اس کنواں میں اتر کر پانی پیا۔ وہ کنوئیں سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا پیاس کے مارے زبان نکالے ہوئے تڑپ رہا تھا، اس شخص نے محسوس کیا کہ اس کتے کو پیاس سے ویسی ہی تکلیف ہے جیسی مجھے تھی۔ چنانچہ وہ کنوئیں میں دوبارہ نیچے اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھر کر اوپر لایا اور پیاسے کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے اس فعل کو اسقدر پسند فرمایا کہ اسے بخش دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا چوپایوں کی خدمت کرنے میں بھی ہمارے واسطے کچھ اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر ذی روح کی مدد کرنے میں اجر ہے۔ (1)

حضرت عبدالرحمٰنؒ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ ہم نے ایک پرندہ (زواک) دیکھا جس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے ہم نے دونوں بچوں کو پکڑ لیا۔ زواک آئی اور اترنے کے لیے بازو پھیلانے لگی۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کے بچوں کو پکڑ کر اسے کس نے دکھ دیا ہے؟ اس کے بچے اسے واپس دے دو'' پھر آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک گھر دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ ہم نے جلایا ہے اس پر آپ ﷺ

1۔ سیرت رسول عربی ﷺ: از علامہ نور بخش صاحب توکلیؒ: ص 372-373

Marfat.com

نے فرمایا کہ "جائز نہیں کہ خدا کے سوا کوئی کسی کو آگ کا عذاب دے"۔ (1)

تنخواہ لینا:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مجھ کو عامل بنایا گیا اور اس کی اجرت مجھ کو دی گئی۔ (2)

برائی سے بچنے اور بھلائی کرنے کی تلقین:

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اچھی باتوں کا حکم دو اور بری باتوں سے روکو، قبل ازیں کہ تمہارے نیک لوگوں کی دعائیں قبول نہ ہوں اور تم استغفار کرو مگر تمہیں معاف نہ کیا جائے۔ خوب سمجھ لو کہ اچھائی کا حکم نہ دینا، برائی سے نہ روکنا رزق کو دور کرتا ہے اور عمر کی مدت کو کم کرتا ہے۔ خوب سن لو! کہ یہودی علماء اور عیسائی عابدوں نے نیکی کا حکم دینا اور بدی سے روکنا جب ترک کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے پیغمبروں کی زبان سے ان پر لعنت بھیجی اور سب کو مصیبت میں ڈال دیا۔ (3)

صلح اور انصاف پسندی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

1۔ سیرت رسول عربی ﷺ: از علامہ نور بخش صاحب توکلیؒ: ص 373-374

2۔ مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم، حدیث 3561، ابوداؤد شریف

3۔ غنیۃ الطالبین مترجم: حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ص 122

Marfat.com

نے فرمایا کہ سورج طلوع ہوتے ہی آدمی کے لیے اپنے ہر جوڑ کا صدقہ دینا ضروری ہو جاتا ہے اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔ (1)

اشاعت دین:

نبی کریم ﷺ نے کتاب اللہ کے تحفظ کے لیے ابتداء ہی سے تحریری اشاعت کا بندوبست کیا۔ جب بھی آپ ﷺ پر کوئی قرآنی آیت نازل ہوتی تو آپ ﷺ اسے اولاً مردوں کو پڑھ کر سناتے، پھر عورتوں کو، مگر آپ ﷺ صرف سنانا کافی نہ سمجھتے تھے بلکہ آپ ﷺ کسی کاتب کو بلا کر خود لکھواتے پھر اس سے پڑھوا کر سنتے اور ضرورت کے مطابق تصحیح کراتے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ اس کے نسخے ہر مسلمان اپنے گھر میں رکھے (2)

معمولات سفر:

نبی کریم ﷺ سفر کے لیے گھر سے عموماً پیر یا جمعرات کو نکلتے اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے (3)

خوش معاملگی:

حضور ﷺ معاملات کو اس خوش اسلوبی سے نبھاتے کہ معاملہ کرنے والا شخص ہمیشہ کے لیے آپ ﷺ کا گرویدہ ہو جاتا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم: کتاب الصلح

2۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ، پنجاب لاہور، ص 31-32

3۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص 100-101

Marfat.com

عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھ سے کچھ ادھار لیا۔ وقت آنے پر نہ صرف یہ کہ آپ ﷺ نے وہ قرضہ ادا فرمایا بلکہ اس سے بھی زیادہ دیا۔ (1)

معاشرتی تعلقات:

آپ ﷺ اس بات سے پوری طرح آگاہ تھے کہ خاندان اس معاشرہ کا ایک حصہ ہیں جو پوری بنی نوع انسان سے عبارت ہے اس لیے آپ ﷺ نے ان تعلقات کی خوش ادائی پر زور دیا اور آپ ﷺ خود بھی ان تعلقات کا حق ادا فرماتے رہے۔ آپ ﷺ نے خاندان کے ہر فرد سے آخر دم تک مروت و احسان کا سلوک جاری رکھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے خاندان کا ایک فرد بنایا ہوا تھا اور ان کی والدہ کے گھر اکثر تشریف لے جاتے تھے۔ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کئی برسوں کے بعد حبشہ سے لوٹے تو آپ ﷺ نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ ﷺ سینے سے لگا لیتے اور فرماتے اے خدا! اسے علم و حکمت عطا فرما۔ اپنے رضاعی ماں باپ کو ہمیشہ اپنے اصلی والدین کی نظر سے دیکھتے۔ (2)

سجدہ تعظیمی حرام ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! شوہر کا عورت پر

1۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ، پنجاب، لاہور، ص 133

2۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص 135

Marfat.com

کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ''اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو فرماتا کہ جب شوہر گھر آئے اسے سجدہ کرے۔ اس فضیلت کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر دی (1)

یعلی بن مرۃ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ''ایک روز حضور ﷺ باہر تشریف لے گئے۔ ایک اونٹ بولتا ہوا آیا۔ قریب آ کر حضور ﷺ کو سجدہ کیا۔ مسلمانوں نے کہا ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ نبی کریم ﷺ کو سجدہ کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں کسی غیر اللہ کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے''(2)

حضرت قیش بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

''میں شہر حیرہ (نزد کوفہ) گیا، وہاں کے لوگوں کو دیکھا اپنے حکمران کو سجدہ کرتے ہیں میں نے عرض کی: رسول اللہ ﷺ زیادہ مستحق سجدہ ہیں۔ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بھلا اگر تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا مزار کو سجدہ کرو گے میں نے عرض کی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نہ کرو۔ میں کسی کو کسی کے سجدے کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کو سجدے کا حکم فرماتا اس حق کے سبب جو اللہ نے ان پر رکھا ہے''۔ (3)

ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ''قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو، نہ ان پر بیٹھو۔'' (4)

1۔ فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری، ص162
2۔ فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری، ص163
3۔ فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری، ص165
4۔ فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری، ص166 بحوالہ ابوداؤ، ترمذی، نسائی

Marfat.com

زمین بوسی بھی حرام ہے "عالموں اور بزرگوں کے سامنے زمین چومنا حرام ہے۔ چومنے والا اور اس پر راضی ہونے والا دونوں گنہگار ہیں"۔ (1)

تیمارداری:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قیدی کو چھڑایا کرو (2)

سادگی:

آپ ﷺ کو کھانے پینے، پہننے اوڑھنے میں تکلف اور تصنع و بناوٹ سخت ناپسند تھی۔ سادگی ہمیشہ آپ ﷺ کا معمول رہی۔ جو کچھ سامنے آجاتا کھالیتے۔ جو کچھ ملتا پہن لیتے۔ اپنے رفقا سے بھی آپ ﷺ یہی توقع رکھتے تھے کہ ان کے رہن سہن میں بھی سادگی اور بے تکلفی رہے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ اپنی لخت جگر حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے اور گھر کے دروازے ہی سے پلٹ آئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ سے سبب دریافت کیا تو فرمایا: "کسی پیغمبر کے شایان شان نہیں کہ وہ کسی ایسے گھر میں داخل ہو جس میں زیب و زینت ہو" ہوا یہ تھا کہ آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گھر کی سجاوٹ کے لیے رنگین پردے دروازے پر

1۔ فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری، ص168 بحوالہ شرح ہدایہ جلد 4، ص43

2۔ صحیح بخاری مترجم، جلد سوم، کتاب المرض، حدیث 608

Marfat.com

ڈال لیے تھے۔[1]

انکساری:

ارشاد فرمایا: الفقر فخری عاجزی وانکساری میرا سرمایہ ہے۔ ایک عورت نے آپ ﷺ کے جمال وجلال نبوت کو دیکھا تو کانپنے لگی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تو اس عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھالیا کرتی تھی۔[2]

ایک مرتبہ ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا: ''ہم آپ ﷺ کے ذریعے اللہ سے اور اللہ کے ذریعے آپ ﷺ سے شفاعت کے طلب گار ہیں کہ ہمارے علاقے پر بارش ہو''۔ یہ سن کر آپ ﷺ کو سخت غصہ آگیا اور فرمایا: ''تیرا ناس ہو''۔ پھر تسبیح پڑھی کہ اس کا اثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے چہروں پر ظاہر ہو گیا اور فرمایا: ''اللہ کی شان اس سے بلند تر ہے کہ اس کے ذریعے کسی بندے سے سفارش کی جائے''[3]۔ ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا: '' سیدنا وخیرنا و ابن خیرنا ''۔ آپ ﷺ یہ سن کر خفا ہوئے اور فرمایا: لوگو! مجھے میرے رتبے سے زیادہ نہ بڑھاؤ''[4]۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے: ''میری اس طرح مدح نہ کرو جس طرح عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کرتے ہیں۔ میں تو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں''[5] ایک مرتبہ ایک شخص نے دوران گفتگو یہ کہہ دیا کہ جو اللہ اور اس

1۔ سیرت خیر الانام ﷺ: شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 244

2۔ ابن الجوزی، 2، 437

3۔ ابوداؤد، 5:95، حدیث 4726

3۔ ابن الجوزی: الوفا، 2:435

3۔ البخاری، 2:329، کتاب الانبیاء

Marfat.com

کارسول چاہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم نے مجھے اللہ کا شریک اور ہمسر ٹھہرا دیا" یہ کہو کہ جو خدا چاہے۔[1]

محفل ذکر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستوں وغیرہ میں گشت کرتی رہتی ہے اور جہاں کہیں ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے ملتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو بلا کر سب جمع ہو جاتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کے گرد آسمان تک جمع ہوتے رہتے ہیں جب وہ مجلس ختم ہو جاتی ہے تو وہ آسمان پر جاتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ، باوجودیکہ ہر چیز کو جانتے ہیں پھر بھی دریافت فرماتے ہیں کہ تم کہاں سے آگئے ہو۔ وہ عرض کرتے ہیں تیرے بندوں کی فلاں جماعت کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح، تکبیر اور تحمید (بڑائی بیان کرنے اور تعریف کرنے) میں مشغول تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں یا اللہ دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ تیری تعریف اور تسبیح میں منہمک ہوتے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت چاہتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں کہ جنت کو دیکھا تو نہیں۔

1۔ البخاری: ادب المفرد

Marfat.com

ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ عرض کرتے ہیں کہ اس سے بھی زیادہ شوق اور تمنا سے اس کی طلب میں لگ جاتے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں کہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں دیکھا تو نہیں ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اگر دیکھتے تو کیا ہوتا؟ عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ اس سے بھاگتے اور بچنے کی کوشش کرتے۔ ارشاد ہوتا ہے اچھا تم گواہ رہو میں نے ان سب مجلس والوں کو بخش دیا ایک فرشتہ عرض کرتا ہے یا اللہ فلاں شخص اس مجلس میں اتفاقاً اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا وہ اس مجلس کا شریک نہیں تھا ارشاد ہوتا ہے کہ یہ گروہ ایسا مبارک ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں ہوتا (لہذا اس کو بھی بخش دیا) (1)

خدا کے لیے آپس میں محبت کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن کے اوپر زبرجد کے بالاخانے بنائے گئے ہیں ان بالا خانوں کے دروازے کھلے ہیں۔ یہ بالا خانے اور ان کے دروازے روشن ہیں اور اس طرح چمکتے ہیں جس طرح روشن ستارے چمکتے ہیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم

1۔ بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف

Marfat.com

اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ان میں کون رہے گا۔ فرمایا: وہ لوگ جو خدا کے لئے محبت کرتے ہیں خدا کے لیے باہم بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتے ہیں اور خدا کی خوشنودی کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔ (1)

زیارت قبور:

جنت البقیع مدینہ پاک کا مشہور قبرستان ہے جہاں ہزاروں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہل بیت مدفون ہیں۔ حضرت محمد ﷺ ہر جمعہ کو صبح کی نماز کے بعد وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور ان کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے ایک روایت ہے کہ یہاں سے ستر ہزار آدمی اٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے، بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ (2)

والدین کی وفات کے بعد ان کے لیے استغفار کرنا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس بندہ کے ماں باپ مر جاتے ہیں یا ان میں سے ایک درحالانکہ وہ بندہ اپنے والدین کا نافرمان ہوتا ہے پھر وہ اپنے (ناراض مرحوم) والدین کے لیے ہمیشہ دعا اور استغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ لکھ دیتا ہے ان کو نیکوکار۔ (3)

1۔ مشکوۃ شریف مترجم، جلد دوم، حدیث 4779

2۔ کتاب انوار حرمین، پبلشر وزارت مذہبی امور زکوۃ وعشر امور حکومت پاکستان، اسلام آباد، ص 181 بحوالہ جمع الفوائد اور وفاء الوفاء

3۔ شعب الایمان بحوالہ کتاب مقام والدین، محمد صادق سیالکوٹی، ص 43

Marfat.com

جس کے والدین ناراض فوت ہو گئے ہوں تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین کے لیے دعا اور استغفار کرتا رہے۔ خدا تعالیٰ ان کے والدین کو اس پر راضی کر دے گا اور اس شخص کو والدین کے ساتھ نیکی کرنے والوں میں شمار کرے گا۔[1]

سفر حج سے واپسی پر دو مہینے گزرے تھے کہ ایک روز آدھی رات کے وقت آنحضرت ﷺ یکایک بستر سے اٹھے اور ایک خادم ابو رافع یا ابومویصبہ کو ساتھ لے کر جنت البقیع کے قبرستان میں تشریف لے گئے اور اپنے پرانے رفقاء کے لیے دیر تک دعا و استغفار کرتے رہے۔[2]

ماں باپ کی طرف دیکھنا حج کا ثواب ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: والدین سے نیکی کرنے والا جو فرزند اپنے والدین کی طرف محبت سے دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ ہر بار دیکھنے کے عوض حج مقبول اس کے نامہ اعمال میں لکھتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا. حضور ﷺ اگرچہ ہر روز 100 بار؟ آپ نے فرمایا! ہاں اسے 100 حج کا ثواب ہوگا۔[3]

1۔ مشکوۃ شریف مترجم، جلد دوم، حدیث 4779

2۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص 64

3۔ مقام والدین، محمد صادق سیالکوٹی، ص 43، بحوالہ شعب الایمان

Marfat.com

ایصال ثواب:

ایصال ثواب ایک رسم اور بدعت نہیں ہے بلکہ یہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم دیا جس کے ہاتھ پیر اور آنکھیں سیاہ ہوں۔ پس قربانی کے لیے ایسا مینڈھا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! چھری لاؤ'' پھر فرمایا: ''اسے پتھر پر تیز کرو''۔ میں نے اس کو تیز کیا پھر آپ ﷺ نے چھری لی۔ مینڈھے کو پکڑا، اس کو لٹایا اور ذبح فرمانے لگے، پھر فرمایا: ''اللہ کے نام سے اے اللہ! محمد، آل محمد اور امت محمد کی طرف سے اسے قبول فرما، پھر اس کی قربانی کی''۔ (1)

حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رحمت عالم ﷺ سے دریافت کیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہیں کیا میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کروں'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں کرو'' میں نے عرض کی ''کونسا صدقہ افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''پانی پلانا''۔ (2)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کہ جب تم میں سے کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو

1۔ مسلم، باب استحباب الاضحیۃ و ذبحھا مباشرہ
2۔ نسائی

Marfat.com

چاہیے کہ اسے ماں باپ کی طرف سے کرے کیونکہ اس کا ثواب ان دونوں کو ملے گا اور اس شخص کے ثواب میں کچھ بھی کم نہیں کیا جائے گا۔ (1)

برائی سے روکنا:

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: تم میں سے جو شخص کسی امر کو خلاف شرع کو دیکھے اس کو اپنے ہاتھوں سے تبدیل کر دے۔ مثلاً خلاف شرع یا باجے اور شراب کی چیزیں ان کو اپنے ہاتھوں سے توڑ دے اور ضائع کر دے) اگر ہاتھوں سے تباہ و برباد کرنے کی قوت نہ ہو تو پھر زبان سے منع کرے اور زبان سے منع کرنے کی بھی قوت نہ ہو تو پھر دل کو اس سے برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ (2)

مسلمان کے لیے شہادت کی فضیلت:

شہادت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس آدمی کی نیکیاں بارگاہ ایزدی میں جمع ہیں وہ مرنے کے بعد اس دنیا میں واپسی کی خواہش نہیں کرتا لیکن شہید اس لیے تمنا کرتا ہے کہ اسے مرتبہ شہادت کے فضائل معلوم ہو جاتے ہیں اور وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں آ کر شہادت کا مرتبہ دوبارہ حاصل کرے۔ (3)

1۔ طبرانی اوسط

2۔ مشکوۃ شریف مترجم، جلد دوم، حدیث 4884

3۔ صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب 6، جلد 2 پارہ 11 حدیث نمبر 13

Marfat.com

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے اس طرح ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس بات کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں۔ (1)

بیماری کا علاج :

روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عجوۃ جنت کے میووں سے ہے اور اس میں شفا ہے، زہر ہے اور کماۃ ایک قسم ہے من کی جو بنی اسرائیل پر اترا تھا اور پانی یعنی عرق اس کا شفاء ہے آنکھ کے درد کی۔ (2)

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے بہتر تمہاری دواؤں میں سعوط اور لدود اور حجامت اور مشی ہے اور پھر جب بیمار ہوئے آنحضرت ﷺ منہ میں ڈالی آپ ﷺ کے دوا صحابؓ نے پھر جب فارغ ہوئے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے دوا ڈالوان کے منہ میں پھر سب حاضرین کے منہ میں دوا ڈالی گئی سوا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ (3)

1۔ صحیح بخاری، کتاب الجہاد، جلد 2 پارہ 11، باب 7، حدیث نمبر 14
2۔ ترمذی شریف مترجم اردو، جلد اول ص 745
3۔ ترمذی شریف مترجم اردو، جلد اول ص 735

Marfat.com

نظر برحق ہے:

روایت ہے حابس سے انہوں نے تمیمی سے کہ سنا انہوں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے تھے نہیں معتبر ہے وہ حقیقت ہام کی جو عرب میں مشہور ہے اور نظر بد کا اثر سچ ہے۔(1)

کلونجی:

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لازم پکڑو تم اس کالے دانہ یعنی کلونجی کو اس لیے کہ اس میں شفاء ہے ہر مرض کی مگر سام اور سام موت ہے۔(2)

دوا کی فضیلت:

روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہ اعراب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا دوا نہ کریں ہم فرمایا: ہاں اے بندہ اللہ کے دوا کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھا کوئی مرض یعنی دنیا میں مگر رکھی ہے اس کے لیے شفا یا دوا مگر ایک مرض عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسا مرض ہے فرمایا آپ ﷺ نے بڑھاپا۔(3)

تعویذ لکھنا:

روایت ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا بھیجا ہم کو

1۔ ترمذی شریف مترجم اردو، جلد اول ص 741

2۔ ترمذی شریف مترجم اردو، جلد اول ص 731

3۔ ترمذی شریف مترجم اردو، جلد اول ص 730

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹے لشکر میں پھر اترے ہم ایک قوم کے پاس اور مانگی ہم نے ان سے مہمانی پھر مہمانی نہ کی ہماری انہوں نے سو کاٹ کھایا بچھو نے ان کو سو آئے وہ ہمارے پاس اور کہا کوئی ہے تم میں کہ جھاڑتا ہو بچھو کہ کہا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ میں نے کہا ہاں میں جھاڑتا ہوں لیکن نہ جھاڑوں گا میں جب تک نہ دو تم ہم کو کچھ بکریاں کہا انہوں نے ہم تم کو دیں گے تیس بکریاں سو قبول کیں ہم نے اور پڑھی میں نے اس پر الحمد سات بار سو اچھا ہو گیا وہ اور لے لیں ہم نے بکریاں کہا راوی نے کہ پھر ہمارے دل میں خیال آیا سو کہا ہم نے اپنے یاروں سے مت جلدی کرو یہاں تک کہ آؤ تم رسول خدا ﷺ کے پاس کہا جب آئے ہم نے آنحضرت کے پاس ذکر کیا میں نے اپنے کام کا فرمایا آپ ﷺ نے کیونکر معلوم ہوا تم کو کہ سورۃ فاتحہ رقیہ ہے پھر فرمایا آپ ﷺ نے لو بکریوں کو اور لگاؤ میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ۔ (1)

حضور ﷺ کا دم کرنا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دم کرتے وقت فرمایا کرتے تھے، ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کے لعاب دہن جس کے ذریعے ہمارے مریض کو شفا ملتی ہے، ہمارے پروردگار کے حکم سے۔ (2)

1۔ ترمذی شریف مترجم اردو جلد اول، طب کا بیان، ص 743

2۔ صحیح بخاری شریف، عربی اردو، کتاب الطب، حدیث 697

Marfat.com

حیات انبیاء کرام واولیاء عظام:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی معارج میں فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات، علماء ملت کے درمیان متفق علیہ ہے اور کسی کا اس میں اختلاف نہیں ہے کہ وہ زندگی، شہداء اور فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کی زندگی سے کامل تر اور قومی تر ہے، ان کی زندگی معنوی اور اخروی ہے اور انبیاء کرام کی زندگی حسی اور دنیاوی ہے اور بارے میں احادیث اور آثار واقع ہیں۔ (1)

سماع بعد اموات:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی جذب القلوب میں فرماتے ہیں کہ تمام اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام اموات کے لیے جاننے اور سننے والے ادراکات ثابت ہیں۔ (2)

زیارت روضہ انور:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی جذب القلوب میں فرماتے ہیں کہ حضرت سید المرسلین ﷺ کی زیارت افضل سنتوں اور موکد مستجاب میں سے ہے اس پر علماء دین کا قوی اور فعلی اجماع ہے۔ (3)

1۔ اشعۃ اللمعات اردو جلد 5، جہاد کا بیان فصل اول، ص68

2۔ ایضاً

3۔ اشعۃ اللمعات اردو جلد 5، جہاد کا بیان فصل اول، ص69

Marfat.com

توسل اور استعانت:

شیخ عبد الحق محدث دہلوی جذب القلوب میں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دعا مانگتے ہوئے کہا: تیرے نبی کے طفیل اور ان انبیاء کے طفیل جو مجھ سے پہلے ہوئے، اس حدیث سے وصال سے پہلے اور اس کے بعد دونوں حالتوں میں توسل ثابت ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے وصال کے بعد، جب دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے وصال کے بعد توسل جائز ہے تو سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام سے بطریق اولیٰ جائز ہوگا، بلکہ اس حدیث کی بنا پر بعد از وصال اولیاء کرام سے توسل کا قیاس کریں تو بعید نہیں ہے، ہاں اگر حضور سید الرسل ﷺ کی خصوصیت پر دلیل قائم ہو جائے تو قیاس درست نہ ہوگا، مگر دلیل کہاں۔ (1)

شفاعت مصطفےٰ ﷺ:

شیخ عبد الحق محدث دہلوی ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر فاسقوں اور گناہگاروں نے دنیا میں اہل اطاعت وتقوی کی کوئی امداد اور خدمت کی ہوگی تو آخرت میں اس کا نتیجہ پائیں گے اور ان کی شفاعت اور امداد سے جنت میں جائیں گے۔ (2)

1۔ اشعۃ اللمعات اردو جلد 5، جہاد کا بیان فصل اول، ص69

2۔ اشعۃ اللمعات اردو جلد 5، جہاد کا بیان فصل اول، ص70

Marfat.com

محفل میلاد ﷺ:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں کہ ابولہب نے نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی بدولت اس کے عذاب میں تخفیف فرمادی اور سوموار کے دن اس سے عذاب اٹھا لیا جیسے کہ احادیث میں آیا ہے اس جگہ میلاد منانے والوں کے لیے دلیل ہے جو سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کی رات خوشی مناتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں، ابولہب جو کافر تھا اور اس کی مذمت قرآن پاک میں نازل ہوئی اسے نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی منانے اور اپنی کنیز کا دودھ سرکار دو عالم ﷺ کے لیے صرف کرنے پر جزا دی گئی، مسلمان جو محبت اور سرور سے مالا مال ہے اور اس سلسلے میں مال خرچ کرتا ہے اس کا کیا حال ہوگا؟ لیکن یہ ضروری ہے کہ عوام کی پیدا کردہ بدعتوں مثلاً گانے، حرام آلات کے استعمال اور منکرات سے خالی ہو تا کہ طریقہ اتباع محرومیت کا سبب نہ ہو۔ (1)

عرس:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی ماثبت مِن السنۃ میں فرماتے ہیں کہ مغرب کے بعض متاخرین مشائخ نے فرمایا کہ جس دن اولیاء کرام بارگاہ عزت اور مقامات قدس میں پہنچتے ہیں اس دن باقی دنوں کی نسبت زیادہ خیر و برکت اور نورانیت کی امید کی جاتی ہے اور یہ ان امور میں سے ہے جنہیں علمائے

1۔ اشعۃ اللمعات اردو جلد 5، جہاد کا بیان فصل اول، ص 71

Marfat.com

متاخرین نے مستحسن قرار دیا ہے۔ (1)

مزارات پر گنبد اور عمارت بنانا:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ آخر زمانہ میں چونکہ عوام کی نظر ظاہر تک محدود ہے اس لیے مشائخ اور اولیاء کے مزارات پر عمارت بنانے میں مصلحت کو دیکھتے ہوئے کچھ چیزوں کا اضافہ کیا تا کہ وہاں اسلام اور اولیائے کرام کی ہیبت وشوکت ظاہر ہو، خصوصاً ہندوستان میں جہاں دشمنان دین ہنود اور دوسرے کافر بہت سے ہیں ان مقامات کی شان و شوکت سے وہ لوگ مرعوب اور مطیع ہوں گے بہت سے اعمال، افعال اور طریقے ایسے ہیں جو سلف صالحین کے زمانے میں ناپسند کیے جاتے تھے اور بعد کے زمانوں میں پسندیدہ قرار دیئے گئے۔ (2)

دنیا مردار کی مثال:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بکری کے ایک مردہ بچہ کے قریب سے گزرے جس کے چھوٹے کان تھے۔ یہ کان کٹے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے (اس کو دیکھ کر) فرمایا تم میں سے کون اس بچہ کو ایک درم میں لینا پسند کرتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا ہم اس کو کسی چیز کے بدلہ میں بھی نہیں لینا چاہتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے خدا تعالیٰ کی یہ دنیا خدا تعالیٰ کے

1۔ اشعۃ اللمعات اردو جلد 5، جہاد کا بیان فصل اول، ص 71

2۔ اشعۃ اللمعات اردو جلد 5، جہاد کا بیان فصل اول، ص 73

Marfat.com

نزدیک اس بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا کہ تمہاری نظر میں یہ بچہ ذلیل ہے۔ (1)

سود کا حکم:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ لعنت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، سود لینے والے پر سود دینے والے پر اور گواہوں پر اور فرمایا ہے وہ سب برابر ہیں۔ (2)

سود کا گناہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سود کے گناہ کے ستر حصے ہیں ایک معمولی سا حصہ یہ ہے کہ اس کا گناہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنی ماں سے جماع کرے۔ (3)

سودخور کی سزا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ معراج کی رات میں میرا گزر ایک قوم پر ہوا جس کے پیٹ گھڑوں کی مانند تھے (یعنی بڑے بڑے، اور ان پیٹوں میں سانپ بھرے ہوئے تھے جو پیٹوں کے باہر سے نظر آتے تھے میں نے پوچھا جبرئیل علیہ السلام یہ کون ہیں کہا یہ لوگ سودخور ہیں۔ (4)

1۔ مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم، حدیث 4902
2۔ مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اول، حدیث 2668
3۔ مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اول، حدیث 2686
4۔ مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اول، حدیث 2688

Marfat.com

حضور ﷺ کی چند وصیتیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے وصیت کیجئے! فرمایا: تقویٰ اختیار کرو کیونکہ یہ تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔

تم جہاد کو اپنے اوپر لازم کر لو اہل اسلام کے لیے یہی ترک دنیا ہے۔ تم ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن حکیم کیا کرو کیونکہ یہ تمہارے لیے زمین میں روشنی اور آسمان میں تمہارے تذکرہ کا موجب ہے۔ اپنی زبان سے بجز اچھی بات کے کچھ نہ بولو، اس سے شیطان غلبہ پالیتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے میرے بیٹے موت کو اکثر یاد رکھا کرو کیونکہ جب تم اسے یاد رکھتے ہو تو تم میں دنیا سے بے نیازی اور آخرت میں رغبت پیدا ہو جاتی ہے بلاشبہ آخرت دائمی گھر ہے اور دنیا دھوکے کی جگہ ہے، اپنے اوپر دعا لازم کر لو تم نہیں جانتے کہ کب قبول ہو جائے تم پر شکر خداوندی لازم ہے۔ شکر نعمتوں کے اضافے کا باعث بنتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ''کسی چیز کو برا نہ کہو معمولی نیکی بھی ہاتھ سے نہ جانے دو خواہ مسلمان بھائی سے مسکرا کر بات کرنا ہی کیوں نہ ہو اور اپنے ڈول سے کسی پیاسے کے برتن میں ایک گھونٹ پانی ڈالنا ہی کیوں نہ ہو۔ اپنا ازار نصف پنڈلی تک رکھو ہاں اگر گھر میں ہو تو ٹخنوں تک اور ازار لٹکانے سے احتراز کرو یہ تکبر کی

Marfat.com

علامت ہے اور اللہ تعالیٰ کو تکبر سخت ناپسند ہے۔ (1)

دنیا کی حقیقت:

حضور ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جو بھی دنیا میں ہے مہمان ہے اور جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے عارضی ہے اور بلاشبہ مہمان جانے ہی والا ہوتا ہے اور مانگی ہوئی چیز واپس کرنی ہی ہوتی ہے۔ اے لوگو! آگاہ رہو تحقیق دنیا نقد جنس ہے۔ اسے نیک اور بد کھاتے ہیں اور آخرت ایک سچا وعدہ ہے جس میں تمام قدرتوں کا مالک فیصلہ کرے گا۔ پس اللہ اس شخص پر رحم کرے گا جو اپنے نفس پر نگاہ رکھتا ہے اور قبر کے لیے تیاری کرتا ہے۔ قبر ہمیشہ اس کی منتظر رہتی ہے اور اس کی اسی گردن پر پڑھنے والی ہے قبل اس کے کہ اس کی معیاد ختم ہو اور اعمال کا سلسلہ ختم ہو جائے۔ آخرت کی تیاری کرلو۔ (2)

مرض الوفات:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی علالت کے دوران آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ ﷺ کو سخت بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور ﷺ کو بہت سخت بخار ہے شائد یہ اسی وجہ سے ہے کہ آپ ﷺ کے لیے دگنا اجر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے

1۔ نقوش رسول ﷺ نمبر 9، ص 462

2۔ نقوش رسول ﷺ نمبر 9، ص 475

Marfat.com

تکلیف پہنچے مگر اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں (1) آپ ﷺ ایک روز جنت البقیع کے قبرستان میں گئے۔ قبرستان سے واپس لوٹے تو سر درد سے مرض کی ابتداء ہو چکی تھی۔ طبیعت مضمحل ہوتی گئی اور ضعف روز بروز بڑھتا گیا۔ آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ سر میں درد ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ نے سر پر رومال باندھ لیا۔ (2)

آخری وصیت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ اور ہمارے محبوب نے ایک ماہ قبل اپنے وصال کا اشارہ دے دیا تھا پس جب جدائی کی گھڑی قریب آتی نظر آئی اور تکلیف بڑھ گئی تو ہمیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر اکٹھا کیا گیا، پھر آپ ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھا اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ تم پر سلامتی نازل فرمائے۔ اللہ تمہیں حفظ وامان میں رکھے۔ تمہارا بھلا کرے، تمہیں رزق عطا فرمائے۔ تمہیں بلند مرتبہ عطا فرمائے۔ تمہیں اپنی پناہ میں رکھے تمہیں مصائب وآلام سے بچائے، میں تمہیں خدا سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، میں تمہیں اللہ کے لیے وصیت کرتا ہوں اور وہ جو تمہارے بعد آئیں اور میں تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں کیونکہ میں تمہارے

1۔ صحیح بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب المرض، حدیث 606

2۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص 64-65

Marfat.com

لیے کھلا ڈرانے والا بن کر آیا ہوں کہ تم اللہ کے مقابلہ میں اس کے بندوں اور شہروں میں تکبر نہ کرنا، کیونکہ اس نے مجھے اور تمہیں حکم دیا ہے کہ یہ آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے ہے جو زمین میں تکبر اور فساد برپا نہیں کرتے اور انجام کار خدا ترس لوگوں کیلئے ہے۔ (1)

وصال شریف:

جمہور کے نزدیک آنحضرت ﷺ نے ہجرت کے دس سال پورے ہونے کے بعد پیر کے دن 12۔ ربیع الاول 11 ہجری کو واصل باللہ ہوئے۔ (2)

1۔ نقوش رسول اللہ ﷺ نمبر 9، ص 474

2۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانشگاہ پنجاب، لاہور، ص 67

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماخذ

نام کتاب	نمبر شمار
بخاری شریف مترجم جلد اول	1۔
بخاری شریف مترجم جلد دوم	2۔
بخاری شریف مترجم جلد سوم	3۔
سنن نسائی مترجم جلد دوم	4۔
ترمذی شریف مترجم جلد اول	5۔
صحیح مسلم شریف مترجم	6۔
ابن ماجہ شریف مترجم	7۔
ابوداؤد شریف مترجم	8۔
مشکوٰۃ شریف مترجم	9۔
سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور	10۔
اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد نمبر ۱، دانش گاہ پنجاب، لاہور	11۔
ضیاء النبی ﷺ: پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ	12۔
شمائل رسول ﷺ مترجم: شیخ محمد یوسف بن اسماعیل النبہانی	13۔

Marfat.com

14۔ الانوار فی شمائل نبی مختار
15۔ غنیۃ الطالبین: شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ
16۔ فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری
17۔ شرح ہدایہ مترجم جلد چہارم
18۔ طبرانی اوسط مترجم
19۔ نقوش، رسول ﷺ نمبر (تمام جلدیں)
20۔ اردو انسائیکلوپیڈیا، فیروز سنز
21۔ معارف الحدیث، جلد 5
22۔ انوار حرمین
23۔ مقام والدین
24۔ شعب الایمان
25۔ لاہور کے بزرگان دین
26۔ نوافل کی جماعت مکروہ ہے
27۔ معارف الحدیث
28۔ اشعۃ اللمعات اردو
29۔ مقیاس الصلوۃ از محمد عمر اچھرویؒ
30۔ مختصر کتاب الکبائر از امام شمس الدین ذہبیؒ
31۔ اسلامی فقہ، مولانا نجیب اللہ ندوی

Marfat.com

مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف کی مطبوعات

1۔ خزینہ معرفت	صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ
2۔ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	حضرت مولانا زید ابوالحسن فاروقیؒ
3۔ المنتخبات من المکتوبات (عربی)	مرتبہ حسین حلمی الیثیق بن سعید استانبولی
4۔ سرہند شریف (تلخیص از کتابچہ)	مرتبہ حسین حلمی الیثیق بن سعید استانبولی
5۔ تتمہ معارج النبوۃ (فارسی)	حضرت ملا معین واعظ کاشفی ہرویؒ
6۔ دی نقشبندیز (بزبان انگریزی)	سردار علی احمد خان
7۔ پاتھ ویز	سردار علی احمد خان
8۔ مرأۃ المحققین	قطب عالم حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفؒ
9۔ نعتیہ قصیدہ	حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ
10۔ تائید اہل سنت (رسالہ در رد روافض کا اردو ترجمہ معہ اصل متن)	ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں
11۔ مختصر حالات حضرت شیر ربانیؒ و حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ	میاں جلیل احمد شرقپوری
12۔ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ	پروفیسر منور حسین
13۔ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

Marfat.com

14۔ ماہنامہ نور اسلام کا ثانی لاثانی نمبر	مرتبہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
15۔ فضائل حضرت عائشہ صدیقہؓ	مولانا منصب علی شرقپوری
16۔ منیۃ المصلی	
17۔ نظام مصطفےٰ ﷺ اور ہماری زندگی	
18۔ ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کا شیر ربانی نمبر	حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
19۔ ماہنامہ نور اسلام کا امام اُعظم نمبر	ایضاً
20۔ ماہنامہ نور اسلام کا اولیائے نقشبند نمبر	ایضاً
21۔ ماہنامہ نور اسلام کا مجدد الف ثانی نمبر	ایضاً
22۔ فضائل حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ	ایضاً
23۔ مختصر حالات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ	ایضاً
24۔ ارشادات مجددؒ	ایضاً
25۔ مسلک مجددؒ (اردو، پشتو)	ایضاً
26۔ مقالات یوم مجددؒ	ایضاً
27۔ الجذبۃ الشوقیہ الی الحضرۃ المجددیہ	ایضاً
28۔ مدنی تاجدار کا تحفہ نماز	ایضاً
29۔ مناسک حج	ایضاً
30۔ صدائے حق	ایضاً
31۔ تنویر حرم	ایضاً

Marfat.com

32۔ آسان (اردو عربی گرائمر)	حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
33۔ لمحہ فکریہ	ایضاً
34۔ شجرہ شریف	ایضاً
35۔ انوار شیر ربانیؒ	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری
36۔ درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانیؒ	ایضاً
37۔ اعلیٰ حضرت شیر ربانیؒ کا عصر حاضر کے نام پیغام	ایضاً
38۔ حیات شیر ربانیؒ سنت نبی ﷺ کا بہترین مرقع	ایضاً
39۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری، اخبارات، رسائل و جرائد کی روشنی میں	ماسٹر احمد علی شرقپوری
40۔ چشمہ فیض شیر ربانیؒ۔	محمد یٰسین قصوری

Marfat.com

اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ پر لکھی جانے والی کتب

1۔ خزینہ معرفت	صوفی محمد ابراہیم قصوری
2۔ حیات جاوید	ملک حسن علی جامعی
3۔ ذکر محبوب	ملک حسن علی جامعی
4۔ اولیائے نقشبند شیر ربانیؒ	محمد امین شرقپوری
5۔ انقلاب الحقیقت	حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلویؒ
6۔ ماہنامہ نور اسلام کا شیر ربانیؒ نمبر	حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
7۔ خطبات شیر ربانیؒ	میاں محمد سعید شاد
8۔ کرامات شیر ربانیؒ	مولانا محمد شریف نقشبندی
9۔ مختصر حالات شیر ربانیؒ	میاں جلیل احمد شرقپوری
10۔ آفتاب ولایت	احمد علی شرقپوری
11۔ حدیث دلبراں	حاجی فضل احمد مونگا شرقپوری
12۔ یو چمن گنمبے دوگلونہ (پشتو)	گل محمد گلزائی
13۔ منبع انوار	میاں جلیل احمد شرقپوری
14۔ تذکرہ شیر ربانیؒ	انجمن شیر ربانیؒ جڑانوالہ
15۔ مسلک شیر ربانیؒ	انجمن شیر ربانیؒ جڑانوالہ

Marfat.com

16۔ حضرت شیر ربانیؒ کا پیغام عصر حاضر کے نام	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری
17۔ انوار شیر ربانیؒ	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری
18۔ حیات شیر ربانی سنت نبوی ﷺ کا بہترین مرقع	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری
19۔ درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانیؒ	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری
20۔ چشمہ فیض شیر ربانیؒ	محمد یسٰین قصوری

Marfat.com

مصنف کی دوسری کتابیں

1۔ حضرت شیر ربانیؒ کا پیغام عصر حاضر کے نام

2۔ انوار شیر ربانیؒ

3۔ اسلام میں نماز کی اہمیت

4۔ شفاعت مصطفیٰ ﷺ

5۔ نماز کی اہمیت

6۔ حیات شیر ربانیؒ، سنت نبوی ﷺ کا بہترین مرقع

7۔ درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانیؒ

Marfat.com

دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ شرقپور شریف

قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد ربانی ہے کہ امت مسلمہ میں ایک ایسا گروہ ہر وقت موجود رہنا چاہیے جو لوگوں کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض ہے۔ تبلیغ اسلام کی ضرورت اور حصول علم کی اہمیت اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین عالیہ سے واضح ہے۔ دین اسلام کی تبلیغ کی اہمیت اور ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف نے دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ کی بنیاد ڈالی تاکہ تبلیغ کے لیے مبلغ تیار کئے جائیں۔ یہ ادارہ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ برادر حقیقی و سجادہ نشین اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی یادگار کے طور پر ۱۹۶۰ء میں قائم ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت احسن طور پر چلایا جا رہا ہے۔ اس سال کے شروع سے جامعہ شیر ربانیؒ برائے طالبات کا بھی باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے اور طالبات کی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی رہائش و خوراک کا بھی معقول بندوبست کیا جا چکا ہے۔ اس مدرسے کو چلانے کے لیے خلوص ہمت اور توجہ کے ساتھ ساتھ سرمایہ کی بھی ضرورت ہے قیمتوں میں گرانی کی وجہ سے اخراجات زیادہ ہو چکے ہیں آپ سے اپیل ہے کہ آپ خاص توجہ فرماتے ہوئے اس دینی ادارے کو کامیاب بنانے اور تبلیغی کام کو احسن طریقے سے نبھانے میں شایان شان طور پر تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے روحانی فیض سے مستفیض ہوں۔

(ادارہ)

Marfat.com

Marfat.com

ماہنامہ
نور اسلام
شرقپور شریف

مسلک اہلسنت والجماعت کا نقیب اور سلسلہ عالیہ
نقشبندیہ کا ترجمان روحانی اور اخلاقی قدروں کا حامل

موجودہ دور میں تبلیغی مشن کو آگے بڑھانے کی اشد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت ضرور ہونی چاہیے جو تبلیغ دین میں مصروف رہے۔

اس فرمان کے تحت ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ تبلیغ دین اور ترویج سنت کی کوشش کرتا رہے اسی سلسلے میں ماہنامہ ''نور اسلام'' کا اجراء کیا گیا تھا جو مسلک اہل سنت والجماعت کا نقیب اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا ترجمان ہے اور عرصہ 44 سال سے رشد و ہدایت کی روشنی پھیلا رہا ہے آج کے سائنسی دور میں اشاعت کی جتنی آسانیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اتنے مسائل بھی پیدا ہوئے ہیں، کاغذ کی گرانی اور دیگر اشاعتی اخراجات کو برداشت کرنا کسی ایک ادارے کے بس کی بات نہیں رہی۔ اس لیے ضروری ہے کہ نہ صرف خود رسالہ کو جاری کروائیں بلکہ اپنے دوسرے دوستوں کو بھی ترغیب دیں کہ وہ رسالہ کے سالانہ خریدار بنیں۔ تاکہ رشد و ہدایت کا یہ سلسلہ جاری رہے رسالہ کہ بارے میں اپنی آراء سے بھی آگاہ کرتے رہا کریں تاکہ رسالہ کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

دفتر کا پتہ: کاشانہ شیر ربانیؒ مکان نمبر 5
اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ داتا گنج بخش لاہور فون: 042-7313356

Marfat.com

ماہنامہ

نوراسلام

شرقپور شریف

مسلک اہلسنت والجماعت کا نقیب اور سلسلہ عالیہ
نقشبندیہ کا ترجمان روحانی اور اخلاقی قدروں کا حامل

موجودہ دور میں تبلیغی مشن کو آگے بڑھانے کی اشد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت ضرور ہونی چاہیے جو تبلیغ دین میں مصروف رہے۔

اس فرمان کے تحت ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ تبلیغ دین اور ترویج سنت کی کوشش کرتا رہے اسی سلسلے میں ماہنامہ ''نوراسلام'' کا اجراء کیا گیا تھا جو مسلک اہل سنت والجماعت کا نقیب اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا ترجمان ہے اور عرصہ 44 سال سے رشد و ہدایت کی روشنی پھیلا رہا ہے آج کے سائنسی دور میں اشاعت کی جتنی آسانیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اتنے مسائل بھی پیدا ہوئے ہیں، کاغذ کی گرانی اور دیگر اشاعتی اخراجات کو برداشت کرنا کسی ایک ادارے کے بس کی بات نہیں رہی۔ اس لیے ضروری ہے کہ نہ صرف خود رسالہ کو جاری کروائیں بلکہ اپنے دوسرے دوستوں کو بھی ترغیب دیں کہ وہ رسالہ کے سالانہ خریدار بنیں۔ تاکہ رشد و ہدایت کا یہ سلسلہ جاری رہے رسالہ کہ بارے میں اپنی آراء سے بھی آگاہ کرتے رہا کریں تاکہ رسالہ کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

دفتر کا پتہ: کاشانۂ شیر ربانیؒ مکان نمبر 5
اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ داتا گنج بخش لاہور فون: 042-7313356

Marfat.com